

تاجدارِ شادِ حینِ بخاری

امام بدرالدین عینی

حیات و خدمات



حضرت علامہ شیر اہل سنت مشقی محمد عنایت اللہ قادری ساکن گلہ ۲
از قلم

☆ محمد غریب نواز رضوی ڈاکٹر محمود احمد ساقی

مرکزی مجلس احناف - لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام شارح بخاری امام عینی

مولف ڈاکٹر محمود احمد ساقی

طبع اول اگست 2004

پروف ریڈنگ حافظ عبدالغفار

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

ملنے کا پتہ

مکتبہ نوریہ رضویہ گنج بخش روڈ لاہور

مسلم کتابوی لاہور

نوری کتب خانہ لاہور

سنی رضوی جامع مسجد: پاک ٹاؤن نزد پل بندیاں والا چوگی امرسدھولاہور

Ph: # 5812670

جامع مسجد بلال مصطفیٰ: چراغ پارک اسماعیل نگر چوگی امرسدھو فیروز پور روڈ لاہور

Ph: # 5813295

نام و نسب:

محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود عینی حنفی

کنیت: ابو الشفاء، ابو محمد

لقب: بدر الدین

امام عینی کا آبائی وطن۔ امام عینی ۲۶ رمضان ۷۲۷ھ کو مصر کے سین تاب نای شہر میں پیدا ہوئے۔ امام بخاری نے آپ کی تاریخ پیدائش 27 رمضان 762ھ لکھی ہے۔

عین تاب حلب سے کچھ فاصلے پر واقع ہے۔ انتہائی خوبصورت اور سرسبز و شاداب علاقہ ہے۔ اس کے گرد ایک حفاظتی فصیل بھی ہے۔ اسی عین تاب کی نسبت سے آپ کو عینابی سے مخفف کر کے عینی کہا گیا ہے۔

امام عینی کا خاندان: امام عینی کا خاندان مشہور علمی و دینی خاندان تھا جو اپنے دینی و اصلاحی کام خدمت کے حوالے سے خاصا معتبر مانا جاتا تھا۔ آپ کے باپ اور دادا دونوں قاضی کے منصب پر فائز رہے۔ آپ کے اجداد میں سے حسین بن یوسف بہت ہی معروف مفسر قرآن تھے۔ آپ کے والد احمد بن موسیٰ حلب میں ۷۲۵ھ کو پیدا ہوئے بعد میں آپ کو عین تاب میں قاضی مقرر کیا گیا۔ وہاں آپ جمعہ اور اتوار کی راتوں کو مسجد میں دعا بھی کیا کرتے تھے۔ آپ ایک محب خیر فرد تھے۔ انتہائی مہمان نواز اور صدقہ و خیرات کے رسیا تھے۔ دوسرے شہروں سے اکثر علماء آپ کے مہمان خانے میں ٹھہرتے تھے۔ تیسہوں مسکینوں اور یتیموں کے ماہانہ وظائف مقرر کر رکھے

تھے۔ ۷۷۷ھ میں جب قحط پڑا تو ان ایام میں آپ کا گھر ہر کسی کی مہمان نوازی کیلئے دن رات کھلا رہتا تھا۔

امام عینی کے بھائی: امام عینی کے بھائی کا نام احمد بن موسیٰ تھا اس کی شہادت عقد الجمان نامی کتاب کی عبارت سے ملتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عقد الجمان کے مصنف امام عینی کے بھائی ہیں کیونکہ اس میں وہ واضح لکھتے ہیں کہ میرے والد گرامی کا نام احمد بن موسیٰ ہے۔

امام عینی کے بھائی ۸۹۶ھ کے حوادث کے متعلق لکھتے ہیں کہ اس سال انھوں نے حج کیلئے سفر کیا۔ اور اس موقع پر انھوں نے امام میکائیل سے مجمع البحرین کی سماعت کی۔ ان کے متعلق غالب گمان یہی ہے کہ یہ امام عینی سے عمر میں چھوٹے تھے اور ان کا وصال امام عینی کے بعد ہوا کیونکہ عقد الجمان امام عینی کی وفات کے بعد تصنیف کی گئی ہے۔

احمد کا ایک بیٹا بھی تھا جس کا نام قاسم تھا۔ یہ ۷۹۶ھ میں پیدا ہوا۔ انتہائی ذہین و فطین تیر اندازی کا ماہر، حساب، ہندسہ صرف و نحو میں ید طولیٰ کا حامل تھا ۸۱۴ھ میں تیر لگنے سے وفات پائی اور اپنے چچا امام عینی کے مدرسے میں مدفون ہوا۔ امام عینی کی شادی اور اولاد: امام عینی نے ام الخیر نامی خاتون سے شادی کی ام الخیر کی وفات ۸۱۹ھ میں ہوئی اور انھیں امام عینی کے مدرسے کے محسن میں دفن کیا گیا۔ امام عینی کی ان سے درج ذیل اولاد تولد ہوئی۔

عبدالعزیز متوفی ۸۱۸ھ

عبدالرحمن یہ تیر لگنے سے فوت ہوئے۔ ان کی وفات ربیع الآخر ۸۲۲ھ کو ہوئی۔ ان کے علاوہ ابراہیم علی، احمد اور فاطمہ یہ سارے طاعون کی وبا سے فوت ہوئے ان تمام کو قافروں میں دفن کیا گیا۔

ان کے ایک صاحبزادے عبدالرحیم بھی تھے۔ انھوں نے بخاری کی شرح اور کنز الدقائق کی مشحون تصانیف کیں۔ ان کی وفات ۹۶۳ھ کو ہوئی۔ ایک بیٹی زینب بھی جس کی وفات ۹۶۹ھ کو ہوئی اور مدبر۔ قافروں میں دفن ہوئی۔

ان کی اور بیٹیاں بھی تھیں کیونکہ محمد بن ابی بکر بن محمد ابو الوفا المقدس الشافعی (متوفی 891ھ) کے متعلق بعض کتب میں لکھا ہے کہ ان کی شادی امام عینی کی بیٹی سے ہوئی تھی۔ محمد بن علی بن حسن شمس الدین القاہری (المتوفی ۸۶۷ھ) امام عینی کے سرستھے۔ یہ معلومات امام عینی کے خاندان کے متعلق تھیں امام عینی کی دوسری شادی کا احوال آگے آئے گا۔

امام عینی کی پرورش اور زمانہ طالب علمی: امام عینی نے اس گھرانے میں پرورش پائی جو اپنے علم و فضل اور تقویٰ و دیانت میں پورے علاقے میں ممتاز حیثیت کا حامل تھا۔ اپنے زمانے کے رواج کے مطابق آپ نے اپنے والد کے پاس قرآن انتہائی مغربی کے عالم میں حفظ کر لیا تھا۔ حفظ قرآن کے بعد آپ کو محمود بن احمد بن ابراہیم قزوینی کے پاس بھیجا گیا جو اپنے زمانہ یکتاے روزگار شخصیت کے مالک تھے۔ آپ انتہائی احسن الخط تھے۔ آپ کے پاس امام عینی نے مختلف قسم کے خط سیکھے۔

قرآن پاک کی تعلیم امام عینی نے علی محمد بن عبید اللہ شارح مصاح

السنہ (متوفی ۹۳ھ) کے پاس جا کر حاصل کی۔ آپ نے معوذتین سے لے کے رانی قرآن ان کے پاس پڑھا۔

پھر تین کتاب میں ہی قرآن حفظ کی تکمیل اور احسن (متوفی ۹۲ھ) کے پاس کی اور انہی سے پاس شاطیہ کی سماعت لی۔ اپنے بعد سے فتہ ابن عباس پڑھی۔ عربی منطق اور صرف اس میں محمد رانی سے پڑھی۔ عربی کی کتاب ”الکون فی الحکمۃ“ پڑھی۔ ایوب الروی سے ”شرح مطالعہ الانوار“ پڑھی۔ انہی کے پاس درج ذیل کتابوں کی سماعت کی۔

مراجہ الرواج فی التصریف از احمد بن علی بن مسعود

شرح شمسی فی المنطق از قطب رازی

شرح شافعیہ فی الصرف از جابر دی

جبریل بن صالح بغدادی کے پاس درج ذیل کتب پڑھیں

المفصل فی النحو از زحشری

توضیح اور متن تنقیح از صدر شریعہ

تفسیر کشاف از زحشری

مجمع البحرین فی فقہ الاحناف اور اس کی اجازت روایت شرح المشارق کے طریقہ پر حاصل کی۔ خیر الدین القصر (متوفی ۹۲ھ) سے المصباح فی النحو للمطرزی (متوفی ۶۱۰ھ) پڑھی۔ ضوء المصباح لئلا سفرانی ذوالنون سمرقانی سے پڑھی۔ امام بیہاکیل (متوفی ۹۸ھ) سے قدوری پڑھی۔ خلاصیات میں امام نسفی کی المنظومہ

پڑھی۔ امام حسام الدین الرہاوی سے ”النجار الذخیرہ الفقہ علی مذاہب الاربعہ“ پڑھی۔ محمود بن محمد عین تابی سے تشریف الصری اور سراجی میراث میں پڑھی۔ ان علوم میں امام عینی نے کمال ملکہ حاصل کیا اور اپنے والد کی جگہ عہدہ قضا پر فائز ہوئے۔

امام عینی کی مسافرت: امام عینی نے حصول علم کیلئے صرف اپنے شہر کے علماء و مشائخ سے ہی اکتساب فیض نہیں کی بلکہ بیاس علم آپ کو دوسرے شہروں کے سفر پر مجبور کرتی رہی اور آپ نے اس طلب میں کئی سفر کیے۔ اصل میں پہلی صدی ہجری ہی سے حصول علم میں سفر لازمی شرط تھی اور اپنی جگہ اس کے بے شمار فوائد تھے۔ امام شافعی اس بارے میں فرماتے ہیں۔

سأصرب فی طول البلاد وعرضہا۔۔۔ مرادی او موت عبریہا

فان ظلفت نفسی فالبہ دہا۔۔۔ وان سلمت کما ان الرجوع قریہا

ترجمہ: میں عنقریب کئی شہروں کا سفر کروں گا ہو سکتا ہے کہ مجھے مراد ملے یا مسافرت میں جان چلی جائے اگر میں اس راستے میں اپنے نفس کو تلف کر دوں تو میرے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس بے شمار انعامات ہیں اگر سلامت رہا تو میرا مقصود یعنی علم قریب ہو گا۔

یحییٰ بن معین سے مراد یہ ہے کہ ہدایت اس سے نہیں مل سکتی جو چار چیزوں سے خالی ہو۔ ایک ان میں یہ چیز ہے کہ آدمی اپنے شہر ہی میں کنویں کا مینڈک بننا ہے اور دوسرے شہروں کا علم کیلئے سفر نہ کرے۔

امام عینی نے پہلا سفر اپنے قریبی شہر حلب کی طرف کیا۔ ۸۳ھ امام جمال

یوسف بن موسیٰ المصلیٰ (۸۰۳ھ) سے فقہ حنفی میں ہدایہ اور شرح کی سماعت کی۔
حیدر الرومی سے سراجی اور اس کی بعض شروحات کی تحصیل کی۔

والد کی وفات: حلب میں آپ کو اپنے والد کی وفات کی خبر ملی۔ اس وجہ سے آپ اپنے شہر واپس آ گئے۔ (۷۸۴ھ)

کچھ عرصہ اپنے شہر میں قیام کیا پھر آپ نے بہنا کی طرف سفر کیا اور ولی الدین البھسنی سے کچھ اسباق پڑھے۔ بعد ازاں آپ کی طرف گئے جہاں عبدالدین لکھتاوی سے ملتے ہوئے ملطیہ چلے گئے جہاں بدرالدین کشانی سے کسب فیض کیا۔ یہاں سے آپ واپس اپنے گھر آ گئے اور کچھ عرصہ قیام کے بعد آپ حج کے ارادے سے گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ حج سے فراغت کے بعد آپ دمشق میں داخل ہوئے۔ دمشق میں آپ نے علماء سے اسباق بھی پڑھے۔

1. بہنائین تاب کے شمال مغرب میں دو دن کی مسافت پر ایک سرسبز و شاداب اور انتہائی خوبصورت شہر تھا جس کو فسیل گھرے ہوئے تھی۔

2. کئی اشام کا انتہائی بلند قلعہ والا شہر تھا۔ ملطیہ سے دو دن کی مسافت پر واقع تھا۔

بیت المقدس کی زیارت: ۷۸۸ھ میں آپ بیت المقدس کی زیارت کے لیے گئے۔ جہاں آپ کی ملاقات علامہ علاء الدین سیرامی سے ہوئی۔ اس ملاقات کے بارے میں آپ خود لکھتے ہیں۔

”قدمت انالی القدس لزیارة فاجتمعت به و كنت اسمع
بإدل شیخ ولم ارتبه وفي قلبی اشتیاق عظیم فوجدته افضل الناس

علموا احسن الناس ملقا و حلما و دعتی صحبته المنیقه ان اذهب
المار لدیارا لامصرته فی خدمتیه ولم یکن ذلك بیالی بل کان فی نحاصری
تکمیل الزیارة والرجوع الی الوطن فلما رائت هذا ترک الوطن والا هل
و توجهت الدیارا المصرایة بعد اقامتنا فی القدس عشرة ایام۔“

ترجمہ: میں بیت المقدس کی زیارت کیلئے حاضر تھا۔ وہاں اجتماع کثیر میں شیخ علاء الدین کی آمد کی اطلاع ملی میرے دل میں ان سے ملاقات کا بڑا اشتیاق تھا۔ ان سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے مصر چلنے پر اصرار کیا حالانکہ میرا دل وطن کیلئے تڑپ رہا تھا لیکن ان کے اصرار پر بیت المقدس میں دس دن ٹھہرنے کے بعد مصر کی طرف کوچ کیا۔

دونوں نے مصر پہنچنے کے بعد مدرسہ ظاہریہ البرقویہ میں قیام کیا۔ جہاں شیخ موصوف نے امام عینی کو اپنا نائب بنالیا اور امام عینی دن رات ان سے اکتساب کرنے لگے۔

(عقد الجمان ۲۶/۲۱۱-۲۱۲)

مدرسہ ظاہریہ فوقیہ میں قیام کے دوران آپ نے درج ذیل کتب پڑھیں۔

ہدایہ، الکشاف، توضیح تلویح، شرح التلخیص، معانی و بیان

قاہرہ ان دنوں مرجع خلافت تھا بڑے بڑے علماء و مشائخ اس شہر میں جلوہ

افروز تھے امام عینی نے یہاں بڑی مستقل مزاجی سے جو علوم و فنون اپنے دامن میں

سمیٹے ان کی تفصیل اختصار اور حج ہے۔

امام احمد بن حنبلہ (م ۸۰۹ھ) سے فقہ پڑھی۔

امام سراج الدین بلقینی (م ۸۰۵ھ) سے محاسن الاصطلاح فی علم الجہد یت جو کہ انھی کی

تصنیف ہے پڑھی۔

تقی الدین الدجوی (م ۸۰۹ھ) سے صحاح ستہ کی سماعت کی سوائے نسائی شریف کے۔ الدین العراقی سے (م ۸۰۶ھ) صحیح مسلم، الامام لابن الدقیق اور صحیح بخاری کی سماعت۔ مسند احمد، الدارمی، مسند عبد بن حمید وغیرہ کی سماعت بھی الزین عراقی کے پاس کی۔ ابن الکویک کے پاس الشفا اول تا آخر پڑھی اور اس کی روایت کی اجازت حاصل کی۔

امام نور الدین اتقوی (م ۸۲۷ھ) سے الدارلقطنی، سنن الکبریٰ نسائی، التہذیب لابن مالک پڑھیں۔

شرح معانی الآثار للطحاوی اور مصابیح السنن بخاری لغزلی، برمش تبرکائی سے پڑھیں۔ صحاح ستہ کا سماع جوہری نے امام سراج الدین عم اور حافظ نور الدین شیشی کے پاس کیا۔ ۷۹۴ھ میں آپ دمشق چلے آئے جہاں انجم ابن الکثکفی سے مدرسہ نوریہ میں صحیح بخاری کی قرأت کی۔

قرآن سے امام عینی کے ایک دوسرے سفر کا بھی پتہ چلتا ہے لیکن اس کی تفصیل مخفی ہیں۔ فقط امام عینی کے اس قول سے اشارہ ملتا ہے جسے آپ نے عمدة القاری کے مقدمہ میں ذکر کیا ہے۔ آپ کے الفاظ اس طرح ہیں کہ میں نے شامی بلاد کی طرف بخاری کی تعلیم کیلئے سفر کیا۔ آنحضرت ہجری کے قبل تاکہ صاحبان علم سے اپنا دام بھریں اور دامن طلب علم کو پھولوں سے مزین کر سکوں۔

مدرسہ نوریہ پہلا دارالعلوم ہے جو سلطان نور الدین نے سب سے پہلے تعمیر کروایا۔ اس کے سب سے پہلے شیخ حافظ ابوالقاسم ابن عساکر تھے پھر بعد میں ان کے

ابوالقاسم اور زید ابن عساکر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اس میں علم الدین برزانی پس فرماتے رہے اور اس کے سخن میں سلاان کی قبر ہے۔

امام عینی نے اپنی کتاب ”کشف نقایح المزنی“ میں لکھا ہے کہ انھوں نے ۷۹۴ھ کے شہر قونیہ میں (علامہ جلال الدین ابن اثیر متوفی ۶۶۲ھ) کی قبر کی زیارت کی تھی۔

امام عینی نے تحصیل علم میں بڑی صعوبتیں برداشت کیں۔ یہاں تک کہ آپ کو اپنے ہم سر علما کے حسد کی وجہ سے مدرسہ برقوقیہ چھوڑنا پڑا۔ اس سے آپ بڑے دل برداشتہ ہوئے لیکن شیخ الاسلام علامہ بلقش نے آپ کی دل بستگی کا سامان بڑی شفقت سے لیا۔ امام عینی نے مدرسہ چھوڑنے کا واقعہ ان الفاظ میں ذکر کیا ہے۔

”میں اپنی خدمات بڑی دل کی لگن سے انجام دے رہا تھا کہ اسی دوران شیخ ماء الدین سیرامی علیہ الرحمۃ کا انتقال ہو گیا۔ اس سبب سے میں نے یہاں سے جانے کا ارادہ کیا۔ شیخ جبرکس الخلیلی نے مجھے ایسا کرنے سے روک دیا اور بننے شیخ کی آمد تک یہ سلسلہ موخر کر دیا گیا۔ میں دو ماہ تک درس و تدریس میں مشغول رہا یہ سارا شغل علامہ سیرامی کی مکان پر ہوتا تھا۔ بعض خادمین مدرسہ نے علامہ خلیلی کے پاس میرے خلاف باتیں کیں جس سے میرے اور علامہ خلیلی کے درمیان محبت کو کم کر دیا یہاں تک کہ علامہ خلیلی نے مجھے مدرسہ اور مصر چھوڑنے کا حکم صادر کر دیا۔ علامہ بلقش کو معاملے کا علم ہوا تو آپ نے علامہ خلیلی کو سمجھایا کہ تم کیسے آدمی ہو کہ اہل علم کو اپنے آپ سے دور بھاگتا ہے ہو حالانکہ لوگ اہل علم کو قریب لانے کیلئے سو سو جتن کرتے ہیں بعد ازاں علامہ خلیلی نے اپنے فعل پر شرمندگی کا اظہار کیا اور مجھ سے معذرت کی اسی واقعہ کو آپ نے

کنز الدقائق کے مقدمے میں بھی ذکر کیا ہے۔ آپ کے انفاذ یہ ہیں مجھ پر مشکلات کے پہاڑ توڑے گئے لیکن میں سوچتا تھا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو میں راضی برضا ہوں کیونکہ لوگ تو ہمیشہ قبل و قال میں مصروف رہتے ہیں۔“

اس فضا میں علامہ یعنی زیادہ عرصہ قاہرہ میں نہ ٹھہر سکے اور کچھ عرصہ آپ اپنے شہر عین تاب واپس لوٹ آئے۔ عین تاب آنے کے بعد آپ کا ارادہ پھر قاہرہ جانے کا نہ تھا لیکن کچھ عرصہ بعد آپ نے پھر قاہرہ کیلئے رخت سفر باندھ لیا کیونکہ عین تاب میں بھی فضا کچھ زیادہ سازگار نہ تھی اس کا تفتیشی سبب تو معلوم نہیں لیکن امام عینی نے اپنی تاریخ میں فقط اتنا بیان کیا ہے کہ جب دوبارہ قاہرہ میں داخل ہوئے تو آپ نے وہاں لوگوں کو فقط جمعہ کے اجتماع میں خطاب کرتے رہنا معمول بنالیا تھا۔

۹۲ھ میں منطاش الاشرفی نے سلطنت برقوق پر حملہ کر دیا اس حملے میں بعض دوسرے ممالک بھی اس کے ساتھ تھے۔ انھوں نے عین تاب کا محاصرہ کر لیا جبکہ امام عینی شہر میں موجود تھے۔

امام عینی کی تعلیمی مصروفیات: ۸۱۹ھ میں المدرستہ المویدة کی

قاہرہ میں بنیاد رکھی گئی تو امام عینی اس میں پہلے استاد حدیث مقرر ہوئے اور کچھ عرصہ تدریس فرمائی۔ بعد ازاں مدرسہ محمودیہ (جس کا نام ان دنوں الجامع الکریدی ہے) میں فقہ کی تدریس فرمائی۔ امام عینی نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود ان مدارس میں بخاری، مسلم، مصابیح الاسندہ، ودیگر کتب حدیث کی تدریس فرمائی۔ فقہ میں مجمع البحرین، نحو میں شواہد الکبریٰ والضرر، صرف میں التصریف العزیز، ادب میں مقامات اور

تاریخ میں بھی بعض طلبہ کو اسباق پڑھائے۔ اس کی شہادت آپ کے تلامذہ کے بیانات سے ملتی ہے۔

امام عینی کی سیاسی خدمات: امام عینی کچھ عرصہ درس و تدریس فرماتے رہے لیکن بعد میں آپ نے تین اہم عہدوں پر کام کیا۔ وہ عہدے درج ذیل ہیں۔

۱. الحسبہ 2. نظر الاحیاس 3. قضاء القضاة

الحسبہ: اس عہدے کے بارے میں ابوالعباس احمد بن علی القلششیدی اپنی کتاب ”صح الاشی فی صناعة الاشی“ میں لکھتے ہیں کہ یہ بڑا عظیم الشان منصب تھا۔ جو اسروشی اور معاشی اصلاح کیلئے قائم کیا گیا تھا۔ یہ عہدہ وہ نجاویز پیش کرتا تھا جن سے ملک میں معاشی استحکام کی راہیں تلاش کی جاتی تھیں۔

نظر الاحیاس: اس عہدے کے ذمے مصری دیہات میں قائم شدہ مدارس کو اخراجات فراہم کرنا تھا۔ مساجد کی تعمیر و مرمت اور صدقہ و خیرات کی وصولی بھی اس عہدے کے سپرد تھی۔ اس عہدے کی ابتدا حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمائی تھی۔ آج کی اصلاح میں اسے وزارت اوقاف کہا جاتا ہے۔

قضاء القضاة: اس عہدے کا کام مقدمات کے فیصلے اور احکام شریعہ کی تحفیذ کرنا تھا۔ پورے مصر میں یہ عہدہ بڑا جلیل القدر عہدہ سمجھا جاتا تھا۔

امام عینی کے تقرر کی وجہ یہ تھی کہ اس سے قبل جن لوگوں کو ان عہدوں پر فائز کیا گیا تھا ان میں سے اکثر رشوت لینے کے جرم میں نکال دیے گئے تھے۔

”فضاء دمشق“ نامی کتاب میں ان لوگوں کے اسما محفوظ ہیں جو ان عہدوں سے مختلف الزامات کے تحت نکالے گئے تھے۔

اصل الدین اسلمی، محمد الشاذلی، ستم الدین حنائی، عمر بن موسیٰ بن الحسن السراج القرشی المعروف ابن الحسن اور جلال الدین بن بدر الدین بن ہریر مختلف الزامات کے ثبوت کے بعد نکالے گئے تھے۔

امام عینی کے تقرر کا دلچسپ واقعہ: علی بن داؤد اسیر فی اپنی کتاب ”غزوات النفوس والابدان“ میں لکھتے ہیں۔

جب کئی افراد اس عہدے کے تقاضوں کو پورا کرنے میں ناکام رہے تو سلطان نے امام عینی کے تقرر کی خواہش کا اظہار کیا۔ جب ابن البارزی نے سنا تو اس کو یہ بات بڑی لڑائی لڑی۔ اس نے اپنے ”صحابہ“ شہداء اور ابراہیم بن حسام جندی کو اس عہدے کے حصول میں مشغول کر دیا۔ اور اسے پیسے دیکر ایک خط سلطان کو کھوایا۔ لیکن سلطان کا جواب وہی تھا۔ یعنی اس نے کہا ”لقد عینت هذا الوظيفة للقاضي بدر الدین العینی“ اس طرح امام عینی کا تقرر ہوا۔

امام عینی نے ان عہدوں پر اتنی ایمانداری سے کام کیا کہ اس کی مثال پہلے نہ ملی تھی۔ آپ نے کئی دفعہ استعفی بھی دیا لیکن مجبور کرنے پر دوبارہ کام کرتے رہے۔ وجہ یہ تھی کہ امام عینی کی ساری زندگی ان برائیوں کے خلاف جہاد کرتے گزری تھی۔ رشوة کے بارے میں آپ فرماتے ہیں۔

وهذه تلمعة في الاسلام وماذا ان الامن اشراط ساعة وقد لعن

صاحب الشرع المرشدة في الامور الدينية۔

ترجمہ: یعنی رشوت لینا اسلام میں حرام ہے اور یہ قیامت کی شرطوں میں سے ایک ہے حضور علیہ السلام نے امور دین میں رشوة کے مرتکب پر لعنت فرمائی ہے۔ آپ کی امانت و دیانت کو کسی نے بھی طعن کا باعث نہیں بنایا حالانکہ مقریزی ابن حجر جیسے افراد بھی اس معاملے میں آپ پر مطمئن نظر آتے ہیں۔ مقریزی وہ شخص ہیں جن معزولی کے بعد آپ الحسبہ کے عہدے پر متمکن ہوئے تھے۔

آپ نے ولایت الحسبہ کا عہدہ ۸۰۱ھ میں قبول کیا پھر ایک مہینے بعد چھوڑ دیا پھر ۸۳۶ھ میں قبول کیا اور ۸۴۷ھ میں چھوڑ دیا۔ نظر الاحباس کی حیثیت سے آپ کا تقرر ۸۰۴ھ میں ہوا ۸۵۳ھ تک آپ کے پاس موجود رہا۔

قاضی ”تفتازانی“ کی حیثیت سے آپ نے ۸۲۹ھ سے ۸۳۳ھ تک کام کیا۔ دوسری مرتبہ ۸۳۷ھ سے ۸۴۲ھ تک یہ خدمات سرانجام دیتے رہے امام عینی کی عہدہ ولایت حسبہ کی مدت کا جدول اس طرح سامنے آتا ہے۔

| | | |
|-----|------------------|---|
| ۸۰۱ | ذی الحجہ | مقریزی کی جگہ عہدہ حسبہ آپ پر مقرر ہوئے |
| ۸۰۲ | الثانی من المحرم | جلال الدین الطنبی آپ کی جگہ مقرر ہوئے |
| ۸۰۲ | ۱۳ ربیع الاخر | دوبارہ اسطنبی کی جگہ آپ |
| ۸۰۲ | ۱۶ جمادی الاخریٰ | آپ نے استعفی دیا اور مقریزی آپ کی جگہ آئے |
| ۸۰۳ | ۱۳ ربیع الاخریٰ | ابن النجاشی کی جگہ |
| ۸۰۳ | ۷ جمادی الاخریٰ | ابن النجاشی آپ کی جگہ |
| ۸۱۹ | ۱۳ ربیع الاخریٰ | ابن النجاشی کی جگہ آپ |
| ۸۲۵ | ۲۱ شعبان | محمد بن شعبان آپ کی جگہ |

۸۲۹ ۱۱ محرم _____ صدر الدین بن انجمی کی جگہ امام عینی

۸۳۳ ۱۴ ربیع الذخرا _____ آپ کی جگہ ایٹاں الشسانی

۸۳۵ ۱۴ اول رجب _____ ایٹاں الشسانی کی جگہ امام عینی

۸۳۵ اول رجب _____ بدر الدین ابن نظر اللہ آپ کی جگہ

۸۳۴ ۷ ربیع الاخری _____ لیلیٰ بن خراسانی نصر اللہ کی جگہ

۸۳۶ ۲۹ شوال _____ علی یار خراسانی کی جگہ امام عینی

۸۴۷ ۱۲ صفر _____ آپ کی جگہ علی یار خراسانی

اس جدول الحسبہ کی تفصیل مع مدة اشغال امام عینی کے ساتھ دوسرے عہدہ داروں کی تفصیل بھی آگئی ہے۔

نظر الاحیاس کا عہدہ بغیر کسی وقفہ کے ۳۶ برس تک آپ کے پاس رہا۔ عہدہ قاضی القضاۃ پہلے چار سال اور دوسری مرتبہ آٹھ سال آپ کے پاس رہا۔

امام عینی کا عہدہ حسبہ کی سربراہی سے استعفیٰ

امام عینی کے استعفیٰ کی وجہ امام مقریزی نے اپنی کتاب ”السلوک“ میں اور حافظ ابن حجر نے ”انباء النعمر“ میں بیان کی ہے لیکن اس کو تفصیل کے ساتھ خود امام موصوف نے بیان کیا ہے۔ انہی کے بیان کو یہاں نقل کیا جاتا ہے امام عینی لکھتے ہیں۔

ایک دفعہ بیت المال میں کپاس کی چھ ہزار گانٹھیں اور اتنے ہی چنے موجود تھے۔ ان میں سے ایک اردف (مصری اصطلاح) کی قیمت ۳۵ درہم تھی۔ تو اہمیش

نے ان اجناس کو فی اردف 60 درہم فروخت کرنے کا حکم صادر کیا تو میں نے اس کی مخالفت کی اور اسے مارکیٹ ریٹ کے متعلق تفصیلاً بتایا لیکن اس پر لالچ کا اتنا غلبہ تھا کہ اس نے اخلاقی حدود کا بھی خیال نہ کیا۔

اس پاکیزہ موقف کی بنا پر امام عینی کو عہدہ چھوڑنا پڑا کیونکہ آپ قیمت میں گرائی کو عوام کے لیے مضر سمجھتے تھے۔ دوسری دفعہ کے متعلق امام عینی لکھتے ہیں۔

مجھے سلطان نے طلب کیا اور جب قبول کرنے کی استدعا کی۔ میں نے بڑی عاجزی سے معذرت چاہی اور عرض کی کہ زمانہ بڑا عجیب آسمان اب اس دور میں اس مہدہ پر کام کرنا میرے لیے بڑا مشکل ہے۔ سلطان نے مجھے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ آپ فکر نہ کریں میں ہر معاملے میں آپ کا دفاع کروں گا۔ ایسے میں حاضرین نے بھی اسی پر زور دیا کہ مجھے سلطان کی درخواست قبول کر لینی چاہیے۔ اسی حالت میں محفل درخواست ہو گئی اور میں واپس آ گیا۔

دوسری بار پھر سلطان کے اصرار پر امام نے عہدہ حسبہ پر کام کرنا قبول کیا۔ لیکن کچھ عرصے بعد پھر آپ کی طبیعت اس سے استا گئی کیونکہ آپ کی باتوں کو قابل مذاہ بنانے میں لوگ کوتاہی کرتے تھے۔ آپ لکھتے ہیں۔

اس بات نے مجھے انتہائی دکھ پہنچایا کہ میں تو عوام کی فلاح کیلئے رات دن نماں رہوں اور دوسرے میرے ساتھی بے ایمانیوں کی بنا پر اپنے دامن میں جہنم کی آگ بھرتے رہیں میں نے اس راستے میں اتنی مصیبت جھیلی کہ راتیں سفر میں گزر جاتی آرام و سکون جاتا رہا۔ لیکن جب اپنے محکمے پر نظر ڈالتا ہر کوئی راشی و مرتشی

نظر آتا اس بنا پر میں نے اس عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔

ابن حجر نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں کی غلطی کی سزا امام عینی کو عوامی رد عمل کی صورت میں بھگتنی پڑی۔ کیونکہ قلعہ کے باہر عوام آپ کو مارنے کے لیے دوڑ پڑے تھے لیکن سلطان نے انھیں گرفت میں کر کے سخت سزائیں دیں۔ مقریزی نے قیمتوں کی گرانی کا ذمہ دار امام کو ٹھہرایا تھا لیکن ہم ان کی باتوں کو قبول نہیں کر سکتے کیونکہ یہ باتیں اور کسی نے نقل نہیں کیں۔ کیونکہ قاضی القضاہ کا عہدہ اس ان کی باتوں کو ماننے کی اجازت نہیں دیتا۔ ایک غیر مقبول آدمی اس عہدہ پر کیسے قبول کیا جاسکتا تھا۔ جبکہ امام عینی بعد میں عہدہ قضا پر فائز ہوئے۔ آپ کے شاگرد ابن تھری بردیؒ ”المہمل الصافی“ میں لکھتے ہیں۔

امام عینی نے تمام آلائشوں سے پاک زندگی گزاری اور ان کی عظمت علمی کو ہر شخص سلام پیش کرتا تھا۔ یہاں تک کہ سلطان خود آپ کے عقیدت مندوں میں شامل تھا۔

امام سخاوی نے عہدہ قضا کی تقریب کا احوال اس طرح تحریر کیا ہے۔ مدرسہ شیخونہ کے شیخ کی وفات کے بعد قاضی کی تقرری ایک اہم مسئلہ تھا۔ لوگ قاضی زین الدین القہیمی کی بدلی ان کو قاضی مقرر کرانے کیلئے پوری طرح سرگرم تھے۔ سلطان نے رات کو امام عینی کو ایک لباس دیا اور صبح محفل میں آتے وقت زیب تن کرنے کیلئے کہا۔ امام عینی اصل بات سے لاعلم تھے امام عینی صبح جب محفل میں آئے تو وہاں ان کا استقبال قاضی کی حیثیت سے کیا گیا کیونکہ وہ لباس قاضی کا لباس تھا۔ اس طرح آپ قاضی مقرر ہو گئے۔

امام عینی کے ہم عصر فرماں روائے مصر

امام عینی نے 9 فرماں رواؤں کے ساتھ وقت گزارا

1. الملک الطاہر برقوق ۷۷۸ھ تا ۸۰۱ھ

2. الملک ابوالسعادات فرج بن برقوق ۸۰۱ھ تا ۸۰۸ھ

3. المنصور ۸۱۵ھ تک

4. الملک المودید شیخ ۸۲۳ھ تک

5. الظاہر ططر چند دن تک

6. محمد الملک الصالح ۸۲۵ھ تک

7. الدسرف برسبای ۸۳۱ھ تک

8. یوسف ۸۳۲ھ تک

9. الظاہر قسطنطین ۸۵۷ھ تک

اور قاضی زین الدین القہیمی کو مدرسہ شیخونہ میں بھیج دیا گیا کیونکہ ایک آدمی دو عہدوں کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتا تھا۔

شاہ رخ بن تیمور لنگ کی نذر اور عینی اور ابن حجر میں مکالمہ۔

۸۳۸ھ میں شاہ رخ بن تیمور لنگ نے سلطان اشرف برسای سلطان اشرف چاروں قاضی اکٹھے کر کے ان کی رائے طلب کی۔ تو امام عینی کی رائے یہ تھی کہ اس کی نذر منعقد نہیں ہوئی۔ حافظ ابن حجر نے اپنی رائے دی کہ یہ نذر جائز ہی نہیں کیونکہ یہ فقط ناظر الحرمین کے لیے جائز ہے۔ تو مجلس نے امام عینی کی رائے پر فیصلہ دے دیا۔

سلطان اشرف اکثر یہ جملہ امام عینی کے بارے میں کہتے تھے ملک المویہ نے امام عینی کو آزمایا بھی تھا کہ کسی طرح امام کے اندر جھانک سکوں لیکن سوائے شرمندگی کے کچھ باتھ نہ آیا بلکہ دل میں آپ کی محبت عقیدت میں بدل گئی۔ اس نے آپ کو جامعہ المویہ میں درس حدیث دینے پر آمادہ کیا۔ اس نے کئی دفعہ آپ کو اپنا نمائندہ بنا کر ملک کے مختلف حصوں میں بھیجا جس میں محمد پاک بن فرحان کو فرماں سلطنت کی رو سے گواند کی تقرری خصوصاً قابل ذکر ہے۔ اظہر طر کا دور حکومت اگرچہ طویل نہ تھا لیکن آپ کی کرامت کا شہرہ بہت زیادہ تھا۔

اشرف برسبائی تو کئی سفروں میں آپ کو ساتھ لے کر گیا۔ المیرہ کے سفر میں دونوں ساتھ ساتھ تھے۔ اشرف برسبائی کئی معاملات میں آپ کے مشوروں پر عمل کرتا تھا۔ اس معاملے میں امام عینی کے شاگرد ابن تفرق برقی نمبر پر آتے ہیں۔ مسئلہ المکسب فی وجہ سے شاد رخ کے دل میں امام عینی کی بہت عزت بڑھ گئی تھی۔

امام عینی کے زمانے میں یہ دستور چلا آ رہا تھا کہ بادشاہ ایک سالانہ محفل منعقد کرتا جس میں علماء میں سے کوئی فاضل اجل پچھلے سال کی حاکم کی بے اصولیوں کی نشاندہی کرتا اور ساتھ عمائدین سلطنت بشمول بادشاہ کے پند و نصائح پر مشتمل کتاب پڑھ کر سناتا امام عینی کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام بخشا کہ انھوں نے تین کتب بادشاہوں کو بالترتیب لکھ کر بھیجیں جو پند و نصائح سے بھر پور تھیں۔

امام عینی کا پہلا رابطہ جس واسطے سے پہلی دفعہ الملک برقوق کے ساتھ ہوا وہ بھی خاصا دلچسپ ہے۔ برقوق کو کوئی مسئلہ درپیش تھا جس کے حل میں کافی علماء سے رابطہ کر چکا تھا۔ لیکن ابھی تنگی باقی تھی۔ اس دوران امام عینی کی کتاب ”العلم الہیب

فی شرح الکلم الطیب“ پڑھی تو دل و دماغ روشنی سے بھر گیا پھر اس نے امام موصوف سے رابطہ کیا۔

اشرف برسبائی کے توشیحہ میں ”امام عینی رحمہ اللہ“ کا ذکر ہے۔ اس تقریریں کر کے بادشاہ کا دماغ روشن ہو گیا۔ اس نے اپنے ساتھ امام عینی کو اپنے ساتھ لے کر لیا۔ اس کو سابقہ حکمرانوں کے انجام سناتے تاریخ بتاتے اور ان کی اچھی باتوں کو بادشاہ کے کانوں میں ڈالتے رہتے اور بری باتوں کا انجام بھی اسے بتا دیتے۔

مصالح المسلمین کو ذہن نشین کروانے اور جنگوں میں امان و سلوک کی اہمیت پر زور دیتے اور مظالم سے روکتے۔ سلطان اشرف بھی آپ کی باتوں کو توجہ سے سنتا اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتا۔ سلطان اشرف اپنے امراء کو اکثر کہتا

لولا القاضي العینی ما حسن اسلامنا ولا عرضنا كيف سير غي المملكة ترجمہ: اگر قاضی عینی نہ ہوتے تو ہم اچھے مسلمان نہ بن سکتے تھے اور نہ جاننے کہ مملکت کیسے چلائی جاتی ہے۔

سلطان اشرف آپ سے بہت زیادہ متاثر تھا وجہ یہ تھی کہ اس کو صغریٰ میں تخت پر بٹھا دیا گیا تھا جبکہ علمی طور پر بھی ایک کمزور آدمی تھا۔ ایسے عالم میں فقط امام عینی کی ذات ایسی تھی جس نے اس میں اعتماد پیدا کرنے کے ساتھ سیاسی بصیرت کی تعلیم بھی دی۔ بعض معاملات میں جب اس کی عقل تدبیر معاملات میں عاجز آ جاتی تو وہ خود آپ سے مشورہ کرتا جیسا کہ اس نے قبرس اور قابل کی جنگوں میں فوج بھیجنے یا نہ بھیجنے کا مشورہ کیا تو امام عینی نے اسے فقط قبرس میں جم کر لڑنے کا مشورہ دیا۔

بعض لوگ امام عینی کے تعلقات مملوک پر اعتراض کرتے تو امام عینی کا جواب ان الفاظ میں ہوتا۔

اذا صلح صلح بالشعب اندوسد فسد الشعب

ترجمہ: جب بادشاہ سدھر جائے تو قوم سدھرتی ہے اور جب بادشاہ بگڑ جائے تو قوم بگڑ جاتی ہے۔

ابن تفسری بردی لکھتے ہیں۔

سلطان اشرف کے دربار میں سیف الدین شرفی نامی آدمی تھا۔ جو بادشاہ کے بڑا قریب سمجھا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کا انکار بادشاہ کا انکار بن جاتا تھا۔ ایک دفعہ سیف الدین اشرفی کی موجودگی میں بادشاہ نے امام عینی سے کوئی ایسی نصیحت چاہی جو تمام کیلئے فائدہ مند ہو۔ امام عینی نے شراب کی برائیوں اور کتاب و سنت سے اخذ کردہ دلائل سے اتنی شدید مذمت بیان کی کہ تمام لوگ سمجھے کہ بادشاہ غصہ کرے گا لیکن محفل کے اختتام پر سلطان اشرف نے فقط اتنا کہا کہ قاضی صاحب جتنی مذمت آپ نے شراب کی بیان کی ہے اتنی ہی مذمت کسی دن رشوت کی بھی ضرور کریں یہ سن کر تمام مسکرانے لگے سیف الدین اشرفی کو یہ باتیں پسند نہ آئی تھیں۔ لیکن امام عینی احتیاق حق اور ابطال باطل میں کسی کی پسند و ناپسند کا خیال رکھنے والے ہرگز نہ تھے بلکہ آپ کو فقط اللہ و رسول کی رضا کا خیال رہتا تھا۔

سلطان اشرف آپ سے عبادات کے مسائل میں بھی رجوع کرتا تو آپ اسے اسکی فہم کے مطابق جواب دیتے۔

امام عینی غیرت علم میں بے مثل آدمی تھے۔

حافظ ابن حجر شوافع کے قاضی تھے جبکہ احناف کے قاضی سعد الدین الدیری تھے یہ دونوں بادشاہ کے پاس دو دو اور بعض اوقات تین تین دفعہ حاضری دیتے تھے۔ امام عینی نے انھیں فرمایا کہ یہ کام وہ لوگ طلب مناصب کیلئے کرتے ہیں اور درجات میں بلندی کے لیے کرتے ہیں تو یہ علم کی حرمت کے منافی ایسا نہ چاہیے کیونکہ ایسا کام فقہا کیلئے علمی طور پر نقصان دہ ہوتا ہے۔

امام سخاوی نے اس واقعہ کو غلط کہا ہے فرماتے ہیں کہ اس فقرے کی نسبت امام عینی کی طرف کرنا غلط ہے کیونکہ آپ تو خود بادشاہ کے پاس جاتے تھے۔ لہذا ہمیں حافظ ابن حجر اور تمام کی نسبت حسن ظن سے کام لینا چاہیے۔ بعض لوگوں نے امام عینی کی طرف ایک واقعہ کی نسبت کی ہے۔

ایک دفعہ محمد بن احمد بن ابراہیم دادو شرف ابی المعانی (المتوفی ۸۷۷ھ) نے سلطان اشرف کو مخاطب کر کے یہ آیت پڑھی۔ ”یا داود انا جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الھوی“ بادشاہ نے امام عینی کی طرف دیکھا تو امام نے شرف سے کہا کہ بادشاہ کو مخاطب کر کے ایسی آیت نہ پڑھنی چاہیے بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے اس کو سزا دی جو کہ امام کی موجودگی میں دی گئی۔ اس بات کی تکذیب کے دلائل۔

یہ واقعہ السیف المہند للعینی کے مصنف نے لکھا ہے۔ جبکہ خود اس کے قول کے مطابق امام عینی کے عہدہ حبس ۸۴۲ھ تک ہے بعد میں آپ نے کوئی وظیفہ قبول نہ کیا بلکہ درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہے۔

دو غلطیاں: اس بات میں بھی دو چیزیں غلط ہیں

1. امام عینی کا عہدہ حسبہ پر ملازمت ۸۴۷ھ تک ہے نہ کہ ۸۴۲ھ

2. امام عینی ۸۵۳ھ تک مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے۔ ان باتوں سے

ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعہ قطعاً غلط ہے۔

امام عینی کے اہم تلامذہ

امام عینی کے تلامذہ میں بڑے بڑے نامور لوگ شامل ہیں جنہوں نے

حدیث، فقہ، اصول میں اتنا نام کیا کہ اپنے اپنے میدان میں امام کہلائے۔

ان میں فقط احناف ہی نہیں بلکہ دوسرے مذاہب ثلاثہ کے تلامذہ بھی شامل ہیں امام

کے تلامذہ میں مصری، شامی، حجازی اور بعض مغربی ممالک کے کثیر طلبہ شامل ہیں۔

امام عینی نے تقریباً چھتیس سال فقط حدیث پاک کی تدریس کرتے ہوئے

گزارے۔ خصوصی طور پر آپ نے حدیث پاک کو ترجیح دی۔ دوسرے علوم میں تاریخ

و نحو، ادب فقہ عروض وغیرہ میں بھی آپ نے تدریس کی۔ کام یہی رہا ہاں الہیہ مدارس

کے نام بدلتے رہے۔ امام عینی کے تلامذہ کی تعداد کا احصاء ناممکن ہے۔ کیونکہ ہمارے

پاس فقط وہ نام ہیں جن کا تذکرہ امام نے خود یا دوسرے لوگوں نے اپنی کتابوں میں کیا

اس دور کی کتب کے مطالعہ سے یہ بات بڑی دلچسپ سامنے آتی ہے کہ اکثر لوگوں نے

اپنی کتب میں فقط دو افراد کا زیادہ سے زیادہ تذکرہ کیا۔ ان میں امام عینی اور دوسرے

حافظ ابن حجر ہیں۔ ان دونوں بزرگوں میں بڑے دلچسپ انداز میں مقابلہ بازی

کرانے کی کوشش بھی کی ہے۔ تلامذہ کی تعداد میں بھی تقابل موجود ہے لیکن ہم اس

سے صرف نظر کرتے ہوئے فقط اتنا واضح کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ حافظ ابن حجر اور امام

عینی دونوں کی حیثیت اپنے اپنے میدان میں مسلم ہے لہذا مشترک میدان میں ہم

مستقل گفتگو کریں گے۔

امام عینی کے تلامذہ

1. امام ابن ہمام 2. امام سخاوی
3. ابوالفضل العسقلانی 4. طنوبی
5. ابوالبرکات عسقلانی 6. ابن تخری بردی
7. نورالدین دکانی 8. حجازی

یہ وہ صاحب تصانیف تلامذہ ہیں جو اپنے اپنے فن میں بلاشبہ امام کے درجے پر فائز
تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو (الضوء المامع، 1/8 تا 32)

ہم صرف دو کا ذکر کرتے ہیں

کمال الدین ابن الہمام

نام۔ محمد بن عبدالواحد بن عبد الحمید بن مسعود البوساسی الحنفی المعروف کمال الدین
بن الہمام

احناف کے نمایاں ترین فرد کمال الدین ابن الہمام کسی تعارف کے محتاج
نہیں کیونکہ ان کی کتب ہر طبقہ زندگی میں معروف ہیں۔ سرخیل فقہاء میں ان کا شمار کیا
جاتا ہے۔ آپ کے والد روم کے شہر البوساس میں قاضی تھے۔ پھر اسکندریہ میں قاضی
رہے۔ آپ کی عمر ابھی دس سال تھی آپ کے والد کا انتقال ہو گیا اور اس طرح آپ
اپنے نانا کی نگرانی میں آ گئے۔ ابن الہمام نے فقہ کی تدریس مدرسہ منصورہ، قہ صالح
اشرفیہ، شیخوہ میں کی۔ آپ عربی فارسی اور ترکی زبان مثل مادری زبان کے رواں
بولنے کی قدرت رکھتے تھے۔ حج کیا آپ زمزم پیا اور دیگر سعادتیں حاصل کی۔ ان کی
وفات حقیقت اسلام پر ہوئی۔

آپ دیانات، تفسیر، فقہ، اصول، فرائض، حساب، تصوف، نحو صرف، بیان بدیع،
منطق، جدل، ادب موسیقی اور بہت سے علوم و فنون کے مجمع تھے۔

آپ جب امام عینی کے پاس حاضر ہوئے تو اپنے دقیق ترین خیالات امام کو سناتے تو
امام ان کے جوابات دوستانہ انداز میں دیتے۔

ابن الہمام نے امام عینی کے علاوہ جن اساتذہ سے مختلف علوم و فنون تکمیل کی ان میں

علامہ سراج

شمس الدین باطنی، شمس الدین الزاریتی، جلال الدین الہندی، یوسف الحمیدی، ابوز

رد العراقی، ابن جر شامل ہیں۔

امام عینی سے ان کا رابطہ کافی عرصہ رہا کیونکہ مدرسہ السویدیہ میں آپ حدیث پاک کے سوال و جواب سے معمور تقریر کیا کرتے تھے۔ امام عینی سے آپ نے ”دوا دین اسعج فی اشعار العرب“ سیکھا پڑھی۔

ان کے تلامذہ میں احناف تقی الشیخ، قاسم بن قطوبغا، سیف الدین قطوبغا، شوافع میں ابن خضر، المناوی الورڈی، مالکیہ میں عبادۃ، طاہر، القراخی، حنابلہ میں جمال ابن ہشام۔ علامہ سیوطی کے اساتذہ میں یہ ایک ہیں۔

امام عینی ان کی وقت نظر کے بڑے قائل تھے۔ ان کے متعلق آتا ہے کہ ان کو جب پتہ چلتا کہ آپ آنے والے ہیں۔ تو تمام اسباق بند کر دیتے تھے اور فقط آپ سے گفتگو کرتے اور سنتے تھے۔ بہت سے علما مناظرے میں آپ کو ختم مقرر کرتے۔ اسباطی اور العلا انجاری کے درمیان مناظرے میں آپ سائنم تھے دوسرے ابن الغارض تھے۔ بلکہ آپ کے متعلق کہا جاتا تھا ”انہ ختم العلماء“ وہ تو علما کے بھی ختم ہیں۔

اسباطی کے بقول ”وصو صلح ان یكون شیخاً“۔ وہ تو شیخ کہلانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ بالجلد ابن الھمام صلاح، زہد، تحقیق و تدقیق میں بے مثل تھے۔ یہ بات ان کی کتب کے قاری پر روشن ہے کہ آپ کو اصول و فروع میں یدِ طولیٰ حاصل تھا۔ آپ کی وفات ۸۶۱ھ میں ہوئی۔ ایسا مجمع الصفات آدمی بعد کی تاریخ میں نظر نہیں آتا۔

تصانیف:

1. شرح الھدایہ۔ فتح القدیر

2. المسامرة فی العقائد المنجیة من الاخرة

3. التحریر فی اصول الفقہ 4. زاد الفقیر فی الفقہ

5. رسالۃ فی اعراب سجان والحمد للہ

6. ایضاح البدیع لابن الساعاتی وغیرہ

امام سخاوی

۲۔

نام۔ محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن ابی بکر بن عثمان بن محمد شمس الدین ابوالخیر
السخاوی القاہری الشافعی۔

ولادت۔ ربیع الاول ۸۳۱ھ

آپ نے صغیر سنی میں ہی قرآن حفظ کر لیا۔ اس کے علاوہ آپ نے عمدۃ
الاحکام، المنہاج، القیر ابن مالک، اضیہ عراقی شاطبیہ، مختبہ الفکر اور اسی طرح دیگر کئی
کتب حفظ کر چکے تھے حالانکہ آپ کی عمر کے بچے ابھی گلیوں میں کھیلتے نظر آتے تھے۔

امام سخاوی نے امام عینی کے علاوہ جن اساتذہ سے پڑھا ان کے نام درج ہیں۔

محب بن نصیر اللہ، جمال عبد اللہ الزیتونی، زین رضوان الشفی، برہان بن خضر، تقی الدین
اشمونی، ابن قطلوبغا، ابن حجر وغیرہ ہیں۔

امام عینی سے کسب فیض کرنے کے متعلق اپنے تاثرات علامہ سخاوی ان الفاظ میں بیان
کرتے ہیں۔

انه حوئی فوائد كثيرة و زوائد عزيزة و أبرز مخدرات المعاني

بموضحات البیان حتی جعل ما خفی كالعیان ، فدل علی ان منشئه ممن
یحوض فی بحار العلوم و یتخرج من جدھا المنشور والمنظوم وممن له
ید طولی فی بدائع التراکیب و تصرفات بلیغة فی ضنائع التراکیب زاده الله
تعالیٰ و فضلاً ینوق له علیٰ انظاره و تسمو به فی سماء قریحة قوة افکاره
انه علی ذلك قدیر و بالا حابة جدید۔
(الاضواء مع ج ۸ ص ۳۵)

امام سخاوی نے الکاملیہ کی دار لحدیث، القاضیہ اور المنکو تریہ میں تدریس فرمائی۔
۸۷۰ھ میں حج کیا اور بیس مقدس مقامات پر اپنی بعض تصانیف مکمل کیں۔

امام سخاوی نے سب سے زیادہ اخذ و استفادہ حافظ ابن حجر سے کیا۔ حافظ ابن حجر کا
محمول تھا کہ وہ اپنے خادم کو بھیج کر انھیں بلا کر اسباق پڑھاتے تھے۔

مکہ میں بیعت اللہ، حجر، غار ثور، صبل، حرا، جعرانہ مسنی، مسجد حنیف میں ایک
عرصہ ٹھہرے اور وظائف میں مشغول رہے۔ دمیاطی اسکندریہ، بعلبک، حلب، دمشق،
خلیل بیعت المقدس اور کئی دوسرے مقامات کی طرف سفر کیے ان سے کثیر تعداد میں
لوگوں نے استفادہ کیا۔ ان کی اپنے ہم عصر علماء سے کافی علمی بحثیں ہوتی رہیں۔

آپ اپنے علم و فن کے ایسے ماہر تھے کہ صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں آپ
تفسیر وفقہ لغۃ و ادب اور تاریخ میں بے بدل عالم تھے۔ جرح و تعدیل تو آپ پر ختم ہو
گئی آپ نے ۹۰۲ھ میں وفات پائی۔

امام عینی کی جو کتب میری نظر سے گزری ہیں میں نے انھیں حسن ترتیب و
تہتیب اور زبان و بیان کے اعتبار سے ممتاز پایا ہے۔ تاہم امام عینی اپنے مذاہب حنفی کا
دفاع جا بجا کرتے نظر آتے ہیں لیکن دوسرے مذاہب کا احترام ان کے لہجے سے
صاف نظر آتا ہے ان کی آراء و دلائل کا تفصیلاً تذکرہ کرتے ہیں۔ آئیندہ صفحات میں
تاریخ کی ترتیب سے کتب پر تبصرہ آپ کی نظر کا طالب ہوگا۔

تالیفاتِ امام عینی

امام عینی جیسا کہ اکثر تصانیف شخص ان کے زمانے میں کوئی دوسرا نظر نہیں آتا۔ امام سخاوی لکھتے ہیں کہ امام عینی کی کتب حجم کے اعتبار سے زیادہ ہیں آپ کی کتب کی تفصیل انھوں نے کچھ نہ کچھ دی ہے لیکن ان کی کتب کی اصل تفصیل امام عینی نے اپنی کتاب ”کشف القناع المزنی“ میں ذکر کی ہے۔ اس کتاب میں انھوں نے اپنی مطبوعہ و غیر مطبوعہ دونوں قسم کی کتب کا تذکرہ تفصیلاً کیا ہے۔

امام عینی بہت ہی سربلغ الخط تھے۔ اس کا اندازہ اس سے لگائیں کہ انھوں نے قدوری شریف کی کتابت ایک رات میں مکمل کر لی تھی (الفوائد المہکوی ۳۴)

امام عینی نے فقط نثر ہی نہیں بلکہ نظم بھی لکھی تاہم ان کی نظم سے زیادہ ہے اور زیادہ مرتب ہوئی۔ تاہم ذائقے کیلئے چند اشعار درج ہیں۔ ہم صرف چند وہ اشعار نقل کرتے ہیں۔ جن میں امام عینی نے اپنے آقا حضور سرور کائنات ﷺ کی تعریف کی ہے۔

ذکر تابد الخ نبی محمد طربنا نذ عود مکرنا ولا کرم

فتمک مدامۃ یسوغ شرابہ ولیس سر بہا ہم ولا اثم

آپ نے حضور علیہ السلام کی سیرت مبارکہ کو بھی نظم لکھا۔ ان اشعار پر ابن حجر نے تنقید کی تھی۔ ابن تفسری بردی اور امام سخاوی نے دعویٰ کیا ہے کہ آپ کی نظم نثر ہے کم تر تھی کیونکہ اشعار کے وزن درست نہ تھے۔

امام سیوطی نے اپنی کتاب ”بغیۃ الوعاة فی طبقات النوبین والنجاة“ میں بعض اشعار کو

برز جاں بنانے کے قابل قرار دیا ہے یہ حضور علیہ السلام کے عشق و محبت سے مملو ہیں اور بعض کو بے وزن قرار دیا ہے۔

امام عینی کی خامی کے طور پر بعض لوگوں نے یہ بات بھی لکھی ہے کہ آپ نے بعض الفاظ غیر متجمل و غیر مالوفہ استعمال کیے ہیں۔

اسی طرح امام عینی اپنی کتاب ”مرائد القلائد“ میں یہ الفاظ لائے ہیں

محمد انصاعاً ضافیا شرعاً شعلعاً و شکر ا حامیا سامیا عکمیاً
شبدعاً لمن امامی رجاع المحجذین رفعة و ترفعاً بکل کالیع لیس حنعضما و
لا ففعلاً بیج ندیم سیر لیم ذی معمع و وعوئعاً ولا سوکعاً و صلاۃ علی من
لا ہراقاً و خافاً آب حاضر ا فنعاً و علی آلہ و صحبۃ الذین تلوه و لا اللوۃ فظیعاً
ولا فذعاً و اقتداء بہداء و ہدیہ مراغمین عکنکھا مانفاط سلعاً شعشعان
المعمحان اشہر او اجمعاہ۔

یہ تمام عبارات ”روضات الجنۃ“ سے نقل کی گئی ہیں جو کہ ایک شیعہ کی تصنیف ہے ہمارے احباب نے بھی بغیر تحقیق کے ایک شیعہ کی تحقیق پر اعتقاد کر لیا ہے بغیر اس بات کے کہ شیعہ لوگ تو امام عینی کی تعریف کیے کر سکتے ہیں۔ انھی الفاظ کے بارے میں یوسف صالح حقوق لکھتے ہیں۔

لوگوں نے جن الفاظ کو امام عینی کی نثر کیلئے عیب بنایا ہے اگر ان پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ کسی فصیح و بلیغ کی سمجھ میں ہی آسکتے ہیں کیونکہ یہ بڑے ڈوب کر لکھی گئی نثر کے الفاظ ہیں۔

امام سخاوی نے امام پر اس وجہ سے تنقید کی ہے کہ انھوں نے بعض اسماء کو اساطف کر دیا۔

امام تقی الدین الترمذی امام سخاوی کا رد کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

امام عینی پر یہ الزام درست نہیں ہے کیونکہ اس نے کثیر تصانیف شخص سے ایسی بات عدا ہونا محال ہے۔ غور کرنا چاہیے کہ جو آدمی ایسی باتوں میں سرکھپاتا ہو جس کے مرجع کے بارے میں تحقیق کرنی پڑے جیسا کہ امام عینی نے الضوالامع میں کہی ہے تو ظاہر ہے کہ غلطی بھی ہوگی کیونکہ انسان خطا کا پتلہ ہے اور اس کا قلم بھی اغزش کا ذخیرہ ہو سکتا ہے اصل میں ہر اس تعصب کا اثر امام سخاوی پر ہے جو اس میں اسکے شیخ حافظ ابن حجر کی وجہ سے تھا۔

1- المستجمع فی شرح المجمع والمنقذ فی شرح املتقی۔

اس کا ذکر عینی، سخاوی، یوطی، حاجی خلیفہ، ابن الصمد، شوکانی، لکھنوی نے کیا ہے۔

اس کتاب کا ایک نسخہ دار الکتاب المصریہ دو جلدوں میں جلد اول (رقم ۴۱۸) جلد ثانی ۷۹۰ فقہ حنفی پر موجود ہے۔

یہ مجمع البحرین کی شرح ہے جو کہ احمد بن علی بن تغلب المعروف ابن اساعاتی (۶۹۴م) کی کتابیں ہیں۔

امام سخاوی اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں کہ اسے امام عینی نے 21 سال کی عمر میں لکھا اور امام عینی کے اساتذہ و مشائخ نے اس کی تعریف کی اور تقاریظ لکھیں اس میں امام عینی ائمہ ثلاثہ شافعی، احمد مالک کے اقوال ذکر کرتے ہیں اصل کے طور پر اور پھر صحیح و ضعیف میں ترجیح دیتے ہیں۔ مشکل اعراب کو بیان کرتے ہیں اور فروع و اصول کی تشریح کے ساتھ غرائب کی شرح بھی کرتے جاتے ہیں۔

2. معانی الاختیار فی رجال معانی الآثار

اس کا ذکر عینی، سخاوی، التلمیسی، لکھنوی، کشاف، بردکھان، اور سرزمین نے اپنی اپنی کتب میں کیا ہے۔ اس کا ایک نسخہ دار الکتاب المصریہ میں (رقم ۷۲) موجود ہے ایک نسخہ ۳ جلدوں میں محف سرائے طوبکانی ترکی میں (رقم بالترتیب ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۷۷) موجود ہے۔

استاذ فہیم شلتوت نے السیف المہمد کے مقدمے میں امام عینی کی کتب کے ضمن میں امام طحاوی کی کتاب کی شرح کا ایک جلد میں تذکرہ کیا ہے میرا خیال ہے کہ ان سے غلطی ہوگئی ہے کیونکہ ایسا واقع میں ثابت نہیں ہو سکا۔

3. المقدمة السودانیة فی الاحکام الدینیة۔

اس کی موجودگی کا ذکر سوائے بردکھان کے کسی نے نہیں کیا۔ اس کے مطابق مکتبہ ایاصوفیا میں (رقم ۴۳۹) موجود ہے۔

4. منحة الملوک فی شرح تحفة الملوک

اس کا ذکر عینی، ابن تفری بردی، سخاوی، حاجی خلیفہ، ابن الصمد، سرکانی، لکھنوی اور بردکھان نے اپنی اپنی کتب میں کیا ہے۔

اس کا ایک نسخہ اوقاف بغداد کے کتب خانہ میں (رقم ۲۹۷) ۱۳۱ صفحات پر مشتمل یہ کتاب موجود ہے۔ ایک نسخہ مکتبہ حسن الانکری میں (رقم ۱۲۸۲۹/۱۳) ۱۳۱ صفحات پر مشتمل موجود ہے۔

تحفة الملوک امام ابو بکر محمد بن ابو بکر عبد الحسن (م ۷۰۰ھ) کی فقہ حنفیہ پر مشتمل تصنیف ہے۔ اس میں فقہ کے دس اجواب ہیں۔

طہارۃ، صلاۃ، زکوٰۃ، صوم، حج، جہاد، الذیابح، فرائض، الکلب۔

اس میں امام عینی نے فوائد کے ذکر کے علاوہ احادیث کی ترجیح کا اہتمام بھی کیا ہے ان میں سے ایک فائدہ درج کیا جاتا ہے۔ جس میں بڑے بڑے فقہاء کے وقت تصبیح، تحلیل و تکبیر حرام ہے اسی طرح حضور علیہ اسلام پر صلوٰۃ و سلام کو بھی اس میں شام سمجھنا چاہیے مثلاً لھو و لب کی مجلس صلوٰۃ و سلام نہ پڑھنا چاہیے کیونکہ ایسا کرنے سے وہ مزید گناہ گار ہوگا۔

اسی طرح اگر کوئی تاجر متاع فروخت کرتے وقت اس نسبت سے پڑھتا ہے کہ اس سے مقابل پر پرہیز گاری کا رعب پڑے گا یہ بھی حرام ہے (مخطوطات مکتبہ المرکز یہ مکہ المکرمہ ۱۴۱۵ھ)

امام سخاوی کے مطابق امام عینی نے یہ کتاب شیخ صفوی حاصلی (م ۸۰۴ھ) جو کہ امراء برقوق میں سے تھا کی خواہش پر لکھی تھی۔

5. نعب الافکار فی تنقیح مبانی الاختیار فی شرح معانی الآثار

اس کا نسخہ دارالکتب العربیہ مؤلف ہی کے خط میں آٹھ جلدوں (رقم ۵۲۶) میں موجود ہے۔

6. وسائل التعریف فی مسائل التصریف

دارالکتب المصریہ میں (رقم ۳۶۳۳) میں اس کا ایک نسخہ اور دوسرا نسخہ مکتب بلدیہ منصورہ میں مؤلف ہی کے خط میں موجود ہے۔

7. تکمیل الاطراف

اس کا ذکر علامہ کوثری نے عمدۃ القاری کے مقدمے میں کیا ہے۔ یہ ایک جلد میں مکتبہ حمید یا (رقم ۳۸۷) موجود ہے۔

ثالث۔ وہ کتابیں جن کی نسبت مختلف لوگوں نے امام عینی کی طرف کی ہے۔ لیکن ان کا وجود معدوم ہے۔

8. العلم الہیب فی شرح الکلم الطیب

یہ کتاب دارالکتب المصریہ رقم ۱۱۲ بصورت مخطوطہ موجود ہے۔

9. شرح سنن ابی داؤد (2 جلد)

دارالکتب المصریہ رقم ۲۸۶ مخطوطہ موجود ہے۔

10. تاریخ الاکاشرة (ترکی زبان میں)

سخاوی، الیتمی، حاجی خلیفہ اور شوکانی نے ذکر کیا ہے۔

11. تذکرہ نحویہ

سخاوی اور الیتمی نے ذکر کیا ہے۔

12. تذکرہ متنوعہ

سخاوی، الیتمی نے ذکر کیا ہے۔

13. احوالہ اسنیۃ فی الدواۃ اسمہ بیدیہ

یعنی، سخاوی، سیوطی، الیتمی، حاجی خلیفہ نے ذکر کیا ہے۔

14. مغانی الاختیار فی رجالہ معانی الآثار (2 جلد)

(دارالکتب المصریہ رقم ۷۲)

15. عمدۃ القاری شرح بخاری (25 جلد)

اس کتاب پر ہم اختصار کے ساتھ تبصرہ کرنا چاہیں گے۔

ماخذ و مراجع مضمون هذا

1. الضوء المجمع ۱۳۳/۱۰ 2. الطبقات السنية ۸۲۰
3. كشف الظنون ۲۸۲/۱ 4. البدر الطالع ۲۹۵/۲

عمدة القاری اور فتح الباری کا تقابلی جائزہ

1. حافظ ابن حجر نے 817ھ میں فتح الباری شرح بخاری کو لکھنا شروع کیا اور 842ھ تک مکمل کیا۔ یعنی فتح الباری کی تالیف میں 25 سال صرف کیے۔
2. امام بخاری نے عمدة القاری شرح بخاری 820ھ کو شروع کیا اور 842ھ تک مکمل کیا یعنی اس کی تکمیل میں 27 سال صرف کیے۔
3. عمدة القاری فتح الباری سے درج ذیل خصوصیات میں ممتاز ہے۔
4. فتح الباری سے جامع تر ہے۔

مثلاً۔

1. عمدة القاری میں شرح حدیث ہر قتل جلد اول کے صفحہ 77 سے صفحہ 101 تک پھیلی ہوئی ہے۔ جبکہ فتح الباری میں یہی شرح حدیث ہر قتل صفحہ 31 سے صفحہ 45 تک ہے صرف کتاب الایمان کی شرح پر عمدة القاری میں 17 صفحے اور فتح الباری میں فقط 4 صفحات ہیں۔

عمدة القاری کے کل صفحات

25 جلدیں 7631 صفحات ہیں

فتح الباری مقدمہ کے بغیر

کل صفحات 7515 ہیں۔

نوٹ: عمدة القاری کا صفحہ فتح الباری سے اتنا بڑا ہے کہ ہم فتح الباری کو عمدة القاری کا چوتھا حصہ قرار دے سکتے ہیں۔

امام عینی اکثر حافظ ابن حجر کا تعقب بھی کرتے ہیں

امام عینی حدیث بخاری کی دیگر کتب حدیث میں موجودگی کو زیادہ توجہ سے بیان کرتے ہوئے کئی کتب کے حوالہ جات درج کر جاتے ہیں جبکہ حافظ ابن حجر اس بات پر زیادہ توجہ نہیں دیتے۔

مثلاً

حدیث اراکتہم لو ان مہرا باب احدکم

امام عینی فرماتے ہیں۔

بخاری کے علاوہ اس حدیث کو امام مسلم ترمذی اور نسائی نے بھی تخریج فرمایا

ہے۔ (عمدة القاری، 15/5)

جبکہ حافظ ابن حجر نے فقط مسلم کا ذکر کیا ہے۔ (فتح الباری، 11/2)

حدیث

انه كان يقرأ في الفجر ما بين السنين الى المائة

امام عینی فرماتے ہیں۔

اس حدیث کو مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے بھی تخریج فرمایا ہے۔

(عمدة القاری، 27/3)

جبکہ حافظ ابن حجر نے فقط مسلم اور نسائی کا ذکر کیا۔

(فتح الباری، 22/2)

حدیث

لو يعلم الناس ما في التدا

امام عینی فرماتے ہیں

اس حدیث کو مسلم، ترمذی، نسائی نے بھی تخریج فرمایا ہے۔

(عمدة القاری، 124/5)

جبکہ حافظ ابن حجر نے فقط مسلم کا ذکر کیا ہے۔

(فتح الباری، 96/2)

حدیث

انه كان يقطع على شقة الائمة بعد سنة الفجر

امام عینی نے نسائی میں اس حدیث کی نشاندہی کیا ہے

(عمدة القاری، 140/5)

جبکہ حافظ ابن حجر نے نسائی کا ذکر نہیں کیا۔

(فتح الباری، 109/2)

عمدة القاری شرح بخاری

یہ امام عینی کی سب سے ضخیم ترین کتاب ہے۔ سب سے زیادہ شہرت بھی اسی کو حاصل ہے اور بخاری شریف کی سب اہل شرح بھی یہی ہے۔ یہ 25 جلدوں پر مشتمل ہے۔

امام عینی نے اسے رجب 820ھ میں شروع کیا اور 5 جمادی الاولیٰ 847ھ تک مکمل کیا۔

امام عینی فی شرح کا اسلوب

ترجمۃ الباب سے شروع کرتے ہیں، اعراب بیان کرتے ہیں ماقبل باب سے مناسب بیان کرتے ہیں۔ پھر ترجمہ و شرح کرتے ہیں پھر اس حدیث سے متعلقہ حدیث کو بطور شرح لاتے ہیں۔

عنوان ملاحظہ ہوں۔

1. بیان تعلق الحدیث یا ترجمۃ

2. بیان رجالہ

3. بیان ضبط رجالہ

4. بیان الانساب

5. بیان فوائد تعلق بالرجال

6. بیان لطائف اسنادہ

7. بیان نوع الحدیث

8. بیان تعدد الحدیث فی الشرح

9. بیان من اخرجہ غیرہ

10. بیان اختلاف لفظ

11. بیان اللفظ

12. بیان الاعراب

13. بیان الصرف

14. بیان المعانی

15. بیان البیان

16. بیان البدیع

17. سوال و جواب

18. احکام کا استنباط

اور دیگر کسی بھی قسم کا فوائد کا ذکر ضرور کرتے ہیں۔ خواہ اس کا اس حدیث

سے کسی طرح بھی تعلق بنتا ہو۔ سابقہ شارحین بخاری سے اختلاف بھی کرتے ہیں امام

کربانی شارح بخاری سے اختلاف ملاحظہ ہو (عمدة القاری جلد 6 ص ۲۰)

امام دارقطنی کا رد

وبما ان العینی حنفی المذهب فانه كغيره من شراح السنن انتصر

لمذهبه ورد قول من ضعف ابا حنيفة كالدائر قطنی فانه قال عنه: ضعيف،

ورد عليه العینی قائلا: تادب الدائر قطنی واستحیی لا تلفظ بهله فظلة فی

حق ابی حنیفہ، فانہ امام طبق علیہ الشرق والغرب، الا سئل ابن معین عنہ فقال: انه ثقة مامون، ماسمعت احداً ضعفہ، هذا سبعة بن الحجاج يكتب اليه ان يحدث، وشعبة شعبة، وقال ايضاً: كان ابو حنيفة ثقة من اهل الدين والصدق ولم يتهم بالكذب وكان ماموناً عي دين الله تعالى صدوقاً في الحديث - وانسى عليه جماعة من الائمة الكبار مثل عبد الله بن المبارك ويعلم من اصحابه وسفيان بن عيينة وسفيان الثوري وحماد بن زيد وعبد الله بن كعب وكان ينسب برأيه والائمة الثلاثة مالك والشافعي واحمد وآخرون كثيرون، وقد ظهر لك من هذا تحامل انداء قضي عليه وتعصبه الفاسد، وليس له مقدار بالنسبة الى هولاء حتي يتكلم في امام متقدم على هولاء في الدين والتقوى والعلم، ويتضعفه اياه يستحق هو التضعيف، افلا يرضى بسكوت اصحابه عنہ، وقد روى في سننه احاديث سقيمة ومعلولة ومنكرة وغريبة وموضوعة، ولقد روى احاديث ضعيفة في كتاب الجهر بالبسملة واحتج بها مع علمه بذلك، حتى ان بعضهم استحلطه على ذلك فقال:

ليس فيه حديث صحيح، ولقد صدق القائل:

حسدوا الفتى اذ لم ينالوا سعيه فالقوم اعداء له وخصوم -

(عمدة القاري 12/2)

امام بخاری نے عمدۃ القاری میں جن علماء کرام سے منقول روایات بطور

استفادہ لیں ان کے اسماء ملاحظہ ہوں۔

1. امام کرمانی شارح بخاری
2. قاضی عیاض صاحب شفاء
3. امام قرطبی مفسر قرآن و شارح صحیح مسلم
4. ابن اثیر صاحب نہایہ
5. امام ہرزی علامہ صفائی
6. امام بھری امام خطابی
7. امام ظیل بن احمد جوہری
8. ابن قتیبہ قطب الدین طینی
9. مزنی زنجیری
10. ابن سنیانی امام الحرمین
11. امام بیہقی امام نووی
12. امام ابو جعفر طحاوی ابن صلاح
13. مازری ذہبی
14. خطیب بغدادی ابن کثیر
15. ابن ماکولا زجاج
16. محمد بن سعد واقفی
17. ابن درید ابو حاتم
18. بخاری کسائی
19. ابو حنیفہ دینوری اصمعی

| | | | |
|-----|----------|-----|----------|
| 35. | تیمی | 36. | مہر |
| 37. | ابن مالک | 38. | طیبی |
| 39. | عراقی | 40. | ابن سکیت |
| 41. | ابن سیدہ | 42. | حلیبی |
| 43. | سہیلی | 44. | ابن ہشام |
| 45. | ثعالبی | | |

امام عینی اور

مضامین

عمدة القاری

جلد نمبر 1

1. امام بخاری استخارہ کر کے دو نقل پر عمل کر اور استخارہ کرے، بعد حدیث لکھتے تھے۔
2. وفاد تھمت فیہ حدیثا الیحد ما استعرت اللہ تعالیٰ و صلیت رکعتین۔ 16 سال میں بخاری کو مکمل کیا۔
3. قرآن مجید کے بعد بخاری و مسلم کا درجہ ہے۔
4. اتفاق عشاء المشرق و المغرب علی انه لیس بعد آ کتاب اللہ اصح من صحیح شیحہ و النسیب۔
5. بخاری کی احادیث مع تکرار 7275: در بعض تکرار پانچ ہزار ہیں۔
6. جملہ ماویہ من الاحادیث المستندة لمانان سبعة الاف و مائتان وخمسة و سبعون حدیثا۔
7. امام بخاری کو ایک لاکھ احادیث یاد تھیں۔
8. انه صنف فیہ مائة الف حدیث صحیح۔
9. علم حدیث کا موضوع ذات مصطفیٰ ﷺ ہے۔
10. فموضوع علم الحدیث هو ذات رسول اللہ ﷺ۔
11. علم میں بحث ذات موضوع سے نہیں ہوتی بلکہ موضوع کے لوازمات سے بحث ہوتی ہے تو علم حدیث پڑھ کر حقیقت ذات مصطفیٰ کا علم نہیں ہوتا۔
12. حده فهو علم يعرف به اقوال رسول الله و افعاله و احواله۔
13. حضور ﷺ کا وسیلہ اور دوا مکتنا جائز ہے۔

11. متوسلا بالنبی ﷺ خیر الانام۔
12. حمد کے بعد صلاۃ کا ذکر کرنے کی وجہ۔
13. و اما الصلاة فلان ذكره ﷺ مقرون بذكره تعالى وحي كالقوى معنى۔
14. والوحى فى اصل الاعلام فى خفاء.....
15. وحى كاصطلاحى معنى۔
16. هو كلام الله المنزل على نبي من انبيائه۔
17. انما الاعمال بالنيات سے بخاری کے آغاز کی وجہ۔
18. اراد بهذا الاخلاص القصد و تصحيح النية...
19. حدیث شیع پر بخاری کے خاتمے کی وجہ۔
20. فتمه حدیث التسمیخ لان به تنعطر المجالس وهو كفارة۔
21. امام ابو داؤد نے پانچ لاکھ احادیث تحریر فرمائیں۔
22. سمعت ابا داؤد يقول كتب عن النبي عليه الصلاة والسلام
23. خمسمائة الف حدیث۔
24. مکہ شریف دوسرے شہروں سے افضل ہے۔
25. اشعلر با فضلية مكة على غير ما من البلاد
26. نیت کا معنی
27. ثم اختلفوا فى تفسير النية فقيل هو القصد الى الفعل
28. ہجرت کا شرعی مفہوم۔
29. مفارقة دار الكفر الى دار السلام

18. دنیا کے کہتے ہیں۔

24, 25 ماعلی الارض مع الهواء والجو....

19. اعمال خارج عن العبادۃ نیت سے ان پر ثواب ملتا ہے۔

27 ان الاعمال الخارجة عن العبادۃ قد تفيد الثواب۔

20. عورت بڑا فتنہ ہے۔

28 ما ترک بعدی فتنة اضر علی الرجال من النساء۔

21. کافر کا مسلم عورت سے نکاح کی تحریم صلح حدیبیہ کے موقع پر ہوئی۔

29 نزل تحریم المسلمات علی الکفار و انما نزل بین المحدیة۔

22. قرآن کا نسخ خبر واحد سے بھی جائز ہے۔

31 فیہ نسخ الکتاب بخبر الواحد۔

23. بخون آدمی کی کوئی عبادت صحیح نہیں ہے کیونکہ نیت مفقود ہے۔

34 انه لا تصح العبادۃ من المحنون لا نه لیس من اهل النية

24. اعمال کی تین قسمیں۔

35 الاعمال ثلاثة بدنی و قلبی و مرکب منها۔

25. نیت عمل سے افضل ہے۔

35 النية ابلغ من العمل۔

26. غلو و جنت عمل سے نہیں بلکہ نیت سے ہوگا۔

35 تخلید اللہ العبد فی الجنة لیس لعمله وانما هو النية۔

27. محض نیات سے ثواب نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں۔

اكتب العبدی کذا و کذا من الاجر فیقولون ربنا لم تحفظ ذلك عنه

35 ولا هو فی صحفنا فیقول انه نواه۔

28 امام مالک امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں

ان مالک بن انس کان یستال ابا حنیفہ فرضی اللہ عنه

37 ویاخذ بقوله۔

29 اسامیت صدیق اکبر کے فضائل نورانی

38 وقد جمع الشرف من وجوه۔

30 ازواج مطہرات کو ام المؤمنین کہنے کی وجہ

38 ومن امهات فی وجوب احترامهن وبرهن وتحریم نکاحهن۔

31 حضور ﷺ کو ام المؤمنین کہنا جائز ہے۔

39 وهل یقال للنبی یقال النبی علیہ السلام ابو المؤمنین فیہ وجهان

32. وحی کی تین اقسام۔

40 فعلى ثلاثة اضرب۔۔۔

33. وحی کی سات صورتیں ہیں۔

40 واما صورة علی ما ذکرہ اسہیلی فسبعة۔

34. حضرت جبریل کا وحی کی شکل میں آنے کی وجہ۔

40 اختصاص تمثله بصورة دحية دون غيره۔

35. رویت باری تعالیٰ حق ہے۔

40 ان یرای له اللہ تعالیٰ من وراء لحجاب امانی البقنطة۔

36. اسرافیل بھی حضور تک تین سال تک وحی لاتے رہے۔

40 وحی اسرافیل علیہ السلام۔

37. ملائکہ کی تعریف
و منهم مذبرات هذا العالم..... 41
38. حضور نبی کریم علوم غیبی جانتے ہیں اور امت کو استعداد و موافقیت بھی دیتے ہیں
بأنه ﷺ كان معتنياً بالبلاغة مكاشفاً لعلوم الغيبة وكان على حصتهم بقدر الاستعداد. 44
39. حضور ﷺ کو ہونے کے باوجود وحی سنتے تھے یا جبریل مقرر انسان میں ظاہر ہوتے تھے۔
فذلك لانه كان يرد فيهم من الطباع البشرية الى الاوضاع الملكية. 44
40. وحی سنتے کا طریقہ اور نبوت کی شان۔
كيف كان سماع النبي والملك الوحي من الله تعالى. 45
41. حضرت جبریل کیسے کہاں سے وحی لاتے تھے۔
هل كان جبريل عليه السلام ينقل له ملك عن الله. 45
42. حضرت جبریل کا دھبہ کلی کی شکل میں آنا مسئلہ حاضر و ناظر کا حل۔
اذلقى جبريل النبي عليه الصلاة والسلام في صورة دحية. 45
43. جسم کا روح سے زندہ رہنا عادت ہے بعد روح بھی زندہ رہی سکتا ہے۔
موت الاجساد بمفارقة الارواح ليس بواجب عقلا بل بعادة. 46
44. مسئلہ حاضر و ناظر۔
فيه دلالة على ان الملك له قدرة على التشكل بما شاء من الصور. 46
45. صحابی کی جہالت حدیث غیر قادیان ہے۔
وجهالة الصحابي غير قاحقة قاحدة. 47

46. قبور کی زیارت زمانہ قدیم سے چلی آرہی ہے۔
وقبره في قرافة مصر بزار. 47
47. جن سورقوں میں صرف کلا آیا ہے وہ سب کی ہیں۔
كلا في سورة فاحكم بانها ملكية. 50
48. انبیاء کرام کی کون کونسی زبانیں تھیں۔
وكان آدم عليه السلام يتكلم باللغة السريانية. 52
49. مائتا بھاری پر اعتراض کا جواب۔
لي اقرء قلم امر ما لقرء فاعخذ بحلقى. 54
50. مائتا بھاری میں مائتا فیہ ہے۔
كلمه مائتافية. 57
51. علم بالقلم اور علم الانسان بالم علم سے مراد علم ظاہری اور علم لدنی ہے۔
علم بالقلم اشارة الى العلم التعليمي عالم يعلم واشارة الى العلم بالذنى. 60
52. نبوت خواب سے کیوں شروع ہوئی۔
لم ابتدى عليه الصلاة والسلام بالردى بالرويا. 60
52. ظنوت کیوں محبوب ہوئی۔
لم حبيب اليه الخلوة. 60
53. حضور ﷺ کی عبادت قبل اسلام کس نبی کے طریق پر تھی۔
ان عبادته عليه الصلاة والسلام قبل البعث. 61
54. حضور ﷺ کی عبادت کا طریقہ کیا تھا۔
ما كان صفة تعبدہ. 61

54. پہلی دفعہ وحی بروز سوموار 17 رمضان کو ہوئی۔
- ان نزول الملك عليه بحراء يوم الاثنين لسبع عشرة خلت من رمضان۔ 61
55. خشیت علی نفسی کے معنی۔
- ما الخشية التي شعها رسول الله ﷺ۔ 61
56. حضور علیہ السلام کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ جبریل ہیں۔
- من اين علم رسول الله رسول ﷺ ان الجائي اليه جبرئيل۔ 62
57. غار را کو مخصوص فرماتے کی وجہ۔
- ما للحكمة في تخصيصه عليه الصلاة والسلام التعبد بحراء۔ 62
58. تعلیم کو بسم اللہ سے شروع کراؤ۔
- وجوب افتتاح القراءة بسم الله۔ 63
59. حضور علیہ السلام کی ساری اولاد حضرت خدیجہ سے ہوئی سوائے ابراہیم کے
- وهي ام اولاده كلهم خلا ابراهيم۔ 63
60. ورقہ بن نوفل کی شان۔
- لا تسبوا ورقة فانه كان له حنة۔ 63
61. حضور ﷺ کی محبت رنگ لاتی ہے۔
- ورقة وعليه الثياب حرير لانه اول من آمن بي وقتلني۔ 63
62. چاروں ملائکہ اور اسماء اور انکی کنیتیں۔
- ان اسم جبرئيل عليه السلام عيد الحليلو كنيته ابو لفتوح۔ 72
63. اولیاء و صوفیائے کثمتے ہوں تو خوب خرچ کرو۔

منها البحث على الجود والافضال على كل الاوقات والزيادة متعافى

76. رمضان و عبد الا اجتماع الصالحين
64. اولیاء کاملین کی زیارت بار بار کرو۔
77. ومنه زيادة الصلحاء و اهل الفضل و محاسنهم و تکرید زیارتہم۔
65. اذا حلتك قيصر فلا قيصر بعده كما معني۔
80. معناه لا قيصر بعده بالشام ولا كسرى بعده بالعراق
66. رحیہ کلی کی خوبصورتی کا ذکر
80. كان من اجل الصحابة ومن كبارهم۔
67. روم کون تھے۔
81. كان الروم دجلا اصفر في بياض شديد الصفرة۔
68. قریش کون تھے۔
81. منها قریش وهم ولد النضر بن کنانة۔
69. قریشی میں سات اقوال۔
81. تسمية قریش قریشا سبعة اقوال۔
70. ایصال ثواب حق ہے۔
98. اولئك يوتون الله اجرهم مرتين۔
71. تبرکات سے مدد مانگنا حق ہے۔
99. ان هرقل وضع كتاب رسول ﷺ۔
72. بادشاہت حضور ﷺ کی طرف سے ملتی ہے۔
99. ولا سلطنة لاحد الا من قبل رسول الله ﷺ۔

73. اونچے خاندان والے کو معاملات میں مقدم رکھو۔
- ان ذال حساب اولی بالتقدم فی امور المسلمین۔ 100
74. ایمان کا شرعی معنی اور اس میں چار گروہ کا بیان۔
- اختلف اهل القبلة فی مسمی الایمان فی عرف الشرع علی اربع فرق 102
75. مسئلہ اجتہاد یہ کہ منکر کا قرین نہیں ہوتا۔
- لا یکفر منکر الاجتهادات بالاجماع۔ 102
76. ایمان کے تصدیق قلبی ہونے پر دلائل
- مایسل علی صحة الایمان احمقلا وعدم اختصاص التصدیق۔ 105
77. اعمال ایمان میں داخل نہیں اسکے دلائل۔
- انه یدل علی ان اعمال سائر الجوارح غیر داخلہ فیہ۔ 106
78. تقلید کا معنی۔
- والمراد من التقليد هو اعتقاد حقیقہ قول الغير۔ 107
79. کفار بھی قیامت کو مومن ہو جائیں گے۔
- فقد جعل الکفار مومنین فی الآخرة لوجود التصدیق منهم۔ 107
80. حقائق تبدیل نہیں ہوتے۔
- اذا الحقائق لا تبدل بالاحوال انما یتبدل الاعتبار والاحکام۔ 107
81. ایمان کے زائد اور ناقص ہونے کا بیان۔
- ان الایمان هل یزید وینقص۔ 107
82. ایمان کے بارے میں مذہب صحیح کا بیان۔
- وقد ثبت ان الایمان هو التصدیق القلبی۔ 107

83. حضرت ابوبکر صدیق کے ایمان کی فضیلت۔
- لو وزن ایمان ابی بکر مع ایمان جمیع الخلائق ایمان ابی بکر۔ 108
84. اسلام اور ایمان متحد ہیں یا الگ۔ الگ ہیں۔
- ان الاسلام متغایران للایمان اوهما متحدان۔ 109
85. اسلام اور ایمان ایک ہیں دلائل۔
- ان الایمان هو الاسلام والاسلام مترادفان۔ 109
86. مسئلہ ایمان مخلوق ہے یا غیر مخلوق۔
- ان الایمان هل هو مخلوق ام لا؟ 110
87. حضرت عمر بن عبدالعزیز پہلی صدی کے مجدد تھے۔
- تولنی الخلافة سنة تسع وتسعين ومدة خلافة ستان۔ 113
88. تبرکات کا کفن میں رکھنا جائز ہے۔
- واوحی ان یلغن معه شیئ کان عنده شعر رسول الله واطفاره۔ 113
89. صوفیا کرام کے مجددوں کا ذکر۔
- الاولی علی عمرو الثانیة علی الشافعی والثالثة علی ابن شریح۔ 113
90. لیطمین قلبی کے ذوقا مے۔
- ان فیہ فائدتین۔ 114
91. حضرت معاذ بن جبل کا ذکر۔
- وهو ابن ثمانی عشرة سنة وشهد العقبة الثانية۔ 115
92. حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر۔
- و صاحب نعل رسول الله ﷺ۔ 115

93. تقویٰ کا معنی اور قرآن مجید میں اس کا استعمال۔
التقویٰ ہی الخشية۔ 116
94. دعا کا معنی۔
لان اصل الدعاء النداء۔ 117
95. بد مذہب جو اپنی بے دینی کی طرف نہ بلائے اس کی رویت بہتر ہے۔
بکثیر العبتدعة غیر الدعاء الی بدعتهم۔ 118
96. زکوٰۃ کا لغوی معنی۔
و الزکاة فی اللغة عبارة عن الطهارة۔ 119
97. حج کا لغوی معنی۔
والحج فی اللغة الفصد۔ 119
98. من ترك الصلاة منع من فقد کفر کا معنی۔
محمول علی الزجر والوعید۔ 122
99. حضرت ابو ہریرہ کا ذکر شریف۔
اختلف فی اسمه واسم ابيه علی نحو ثلاثین۔ 124
100. ایمان کے ستر شعبے اس باتھ شعبے ہیں والی روایات میں تطبیق۔
الایمان بصنع وستون شعبه۔ 125
101. بضع کا اطلاق۔
قال صاحب العین البضع سبعة۔ 126
102. ستین کی تخصیص کی وجہ۔
اما المحكمة فی تعین المستین۔ 127

103. سبوت کی تخصیص کی وجہ۔
واما المحكمة فی تعین السبعین۔ 127
104. فی علم اللہ و علم رسولہ کہنا جائز ہے۔
فی علم اللہ و علم رسولہ موجودۃ فی الشریعة۔ 127
105. حب فی اللہ میں صحابہ اور اہل سنت کی محبت شامل ہے۔
یدخل فیہ حب لصلحۃ المهاجرین ولا تصار وحب آل الرسول ﷺ۔ 128
106. توقیر اکابر جزو ایمان ہے۔
و یدخل فیہ توقیر الاکابر۔ 128
107. اعمال انسانی کے سات شعبے ہیں۔
اعمال اللسان وھی تشعب الی سبع شعب۔ 129
108. اعمال بدنی کے چالیس شعبے ہیں۔
اعمال البدن وھی تشعب الی اربعین شعبه۔ 129
109. حیا ایمان میں سے کیوں ہے؟
الحباء من الایمان۔ 129
110. حضرت انسؓ کیلئے خصوصاً ﷺ کی دعا۔
اللهم برك فی ماله وولده واطل عمره اغفر ذنبه۔ 140
111. محبت کا معنی۔
اصلها الميل الی ما یوافق المحب۔ 141
112. محبت عوام اور محبت خواص۔
انما المحبة مطالعة المنة من روية الاحسان۔ 141

113. تظاہرات کے متعلق کیا کرنا چاہیے۔

144 من لمشاہدات ففی مثل هذا فترق لعلماء قسم ثلاثة
علی فرقتین۔

115. محبت کی تینوں قسمیں حضور ﷺ کو حاصل ہیں۔

144 فجمع علیہ السلام ذلك كله۔

116. اصل ایمان حضور ﷺ کی محبت ہی ہے۔

144 ولا يصح الايمان الا بتحقيق انافة قدر النبي ﷺ ومنزلته

117. حضور ﷺ کی محبت عین ایمان ہے۔

148 فيه محبة الله ورسوله الحامی اصل الايمان

118. اولیاء اور علماء سے محبت رکھنا بھی محبت رسول ﷺ میں داخل ہے۔

149 فاما محبة الرسول فيصح فيها العيلا ذمیل الانسان۔

119. نفاق کا معنی

وانه سمي به لانه يستر

120. صحابہ کرام کی فضیلت

فی فضل اصحابه کلهم

121. بعض صحابہ کے ساتھ حضور ﷺ پر ایمان نہیں آسکتا۔

152 ومنها ما قبل هل يلزم منه ان من ابغضهم۔

122. انصار کے ساتھ محبت کی تخصیص کی وجہ

153 وجه تخصيصه الذکر بهما الحديث هنا۔

123. محمد کا معنی حاضر۔

154 اصل الشهود الحضور۔

124. حضور ﷺ کی بیعت کرنے کا درود بھرا واقعہ۔

156 اعلم ان رسول الله ﷺ كان يعرض نفسه۔

125. حد گناہ کا کفارہ ہے یا نہیں۔

157 والحديث في الزنا واما قتل الولد فليس له عقوبة۔

126. الصحابة کلهم عدول۔

158 فان الصحابة کلهم عدول لايتوهم فيهم الکذب۔

127. حضور ﷺ کو اشیاء کا علم قبل وقوع ہوتا ہے۔

158 ان النبي ﷺ كان يعلم قبل نزول الحدود

128. بد مذہب کی مجلسوں میں نہ جاؤ۔

160 و كذلك هذا الباب بين فيه ترك المسلم الاختلاط بالناس۔

129. علم اور معرفت میں فرق۔

والفرق بينها وبين العلم ان المعرفة عبارة عن الادراك الجزی

165 والعلم عن الادوال الکلی۔

130. حضور ﷺ کا بے مثل ہونا اسیر صحابہ کا اجماع ہے۔

165 انا لسناء كهيتك يا رسول الله۔

131. حضور ﷺ صفاً و کباراً سے پاک ہیں تو پھر غفر الله ما تقدم کا مفہوم کیا ہے۔

167 النبي ﷺ معصوم عن الکبائر والصغائر۔

132. اعمال اعراض میں کیسے تو لے جائیں گے۔
والتحقیق فیہ انه یجعل عمل الصبر۔ 171
132. مرجعہ معتزلہ کا رد۔
فیہ حجة لا هل النسبة علی المرجعة۔ 172
133. حضور ﷺ کو امت کا علم ہے۔
رائیت الناس یعرضون علی۔ 172
134. حضرت صدیق اکبر کے افضل ہونے پر اجماع صحابہ کرام کی فضیلت قطعاً ہے۔
الا جماع منعقد علی افضلیة وهو دلیل قطعی۔ 175
135. حضور ﷺ شارع ہیں۔
انه هو الا مر بینهم وهو المشرع۔ 182
136. بے نمازی کی شرعی سزا۔
ان ترك الصلاة عمدا معتقدا وجوبها یقتل۔ 182
137. تارک زکوٰۃ کا شرعی حکم۔
ههنا عن حکم تارك الزکوة۔ 182
138. تارک صوم کا شرعی حکم قید کیا جائے۔
ولو ترك صوم رمضان حبس۔ 182
139. مرتد زندیق کی توبہ قبول ہے یا نہیں۔
فیہ قبول توبة الزندیق۔ 182
140. مرتد قتل کیا جائے گا۔ توبہ قبول نہیں ہوگی۔
ان اخذ لیقتل فتاب لم تقبل۔ 182

141. مرجعہ کا رد بلوغ۔
ان الاعمال من الايمان ردا علی المرجعة۔ 184
142. میراث کے طور پر جنت کے ملنے کا معنی۔
الا يراث البقاء المال بعد الموت لمن يستحقه۔ 184
143. حضرت سعید بن مسیب کے افضل التابعین ہونے سے کیا مراد ہے؟
انه افضل التابعین فمرادهم افضلهم فی علوم الشرع۔ 187
144. حضور ﷺ کی دادی اور نانا مبارک کا نام حج کا شرعی معنی۔
فاطمة ام عبد الله والدر رسول الله بنت عمرو بن عائد۔ 187
145. حج کا شرعی معنی۔
وفی الشرع الحج قصد زيارة البيت علی وجه التعظیم۔ 187
146. یمنین لغو کا مسئلہ۔
اختلف العلماء فی یمین اللغو علی سنة اقوال۔ 195
147. عمار بن یاسر کا ذکر مبارک۔
وهو ابو الیقظان بالمعجمة عمار بن یاسر بن عامر بن مائل۔ 197
148. عمار بن یاسر کے لیے حضور ﷺ کے دعا۔
یا نادر کونی برداو سلاما علی عمار کما کنت علی ابراهیم۔ 197
149. مسجد قبا حضرت عمار نے بنوائی۔
عمار اول من بنی مسجد الله فی الله بنی مسجد قبا۔ 197
150. کفر کا معنی۔
اصل الکفر التغطية وقد کفرت الشی۔ 200

151. کفر کی چار اقسام۔
 200. وهذه الاربعة من لقي الله تعالى بواحد منها۔
 152. لعنت کرنے کا مسئلہ
 203. اتفق العلماء على تحريم اللعنة۔
 153. عبداللہ بن ابی کا عقیدہ۔
 209. قبل يا بنی اللہ لو اتيت عبد اللہ بن ابی۔
 154. حضرت امام حسین نے ام سلمہ کا دودھ مبارک پیا۔
 210. فيسكى الحسن فنعطيه ام سلمة ام المؤمنين ثديها۔
 155. صحابہ کا آپس میں جنگ کرنا کیسا ہے؟
 212. القتال والمقتول من الصحابة في الجنة۔
 156. صحابہ کے جنگی حالات کے بارے میں فتویٰ
 212. ولحق الذي عليه لعل السنة الامساك عما شحربين الصحابة۔
 157. ظلم کا معنی۔
 215. الظلم في اصل الوضع وضع الشيء في غير موضعه۔
 158. منافق کے معنی کی تحقیق۔
 217. لفظ المنافق من النفاق۔
 159. منافق کا اصطلاحی مفہوم۔
 217. هو الذي يظهر الاسلام ويبطن الكفر۔
 160. نفاق کی بارہ طریقوں پر تحقیق۔
 217. فيحصل من ذلك اثنا عشر قسماً۔

161. کذب کا معنی۔
 219. الكذب هو لاخبار على خلاف الواقع۔
 162. وعدے کا معنی۔
 220. وعده الامر به عدة۔
 163. وعدے کا اصطلاحی مفہوم۔
 220. الوعد في الاصطلاح الاخبار يا بصال الخبر في المستقبل۔
 164. ليلة القدر کے معنی پر کلام۔
 225. والكلام في ليلة القدر على انواع
 165. مدینہ شریف کا معنی۔
 232. اراد بها مدينة الرسول ﷺ
 166. حضور ﷺ نے ہجرت بھی سوموار اور دخول مدینہ بھی سوموار کو فرمایا۔
 244. خرج من مكة يوم اثنين ودخل المدينة يوم الاثنين۔
 167. حضور ﷺ کی رادی مبارک کا نام۔
 244. فان ام عبد الله المطلب سلمى بنت عمرو بن زيد بن لبيد۔
 168. حضور ﷺ کی ناک مبارک کا علم شریف۔
 245. وصنعت جرائها فنزل عنها رسول الله ﷺ واحتمل ابو ايوب۔
 169. 16 یا 17 ماہ کی تطہیق تحویل قبلہ 15 رجب 2ھ کو ہوئی۔
 245. وكان التحويل في نصف رجب في السنة الثانية۔
 170. تحویل قبلہ کس نماز میں ہوئی؟
 خراج فمر على قوم من الانصار فقال لهم هو يشهد انه

- 246 صلی مع النبی ﷺ العصر۔
- 171 احکام شرعیہ میں نسخ ہوتا ہے اسکے دلائل عقلی و نقلی۔
- 246 فیہ دلیل علی صحة نسخ الاحکام۔
- 172 تواتر التوراة یہود تک نہیں آسکی۔
- 247 لم یوجد فی نقل التوراة اذالم یبق من الیہود۔
- 173 بخت نصر کے زمانہ کے یہودی شتم کر دیے گئے۔
- 247 لما استولی بخت نصر علی بنی اسرائیل قتل رجالہم۔
- 174 حدیث کا نسخ قرآن ہے۔
- 247 فیہ دلیل علی نسخ السنة فاسخ بالقرآن۔
- 175 خبر واحد بھی قرآن کی مانند ہے
- 247 فیہ جواز النسخ بخبر الواحد۔
- 176 جو دار الحرب میں مسلمان ہوا اور اس کو احکام شرعیہ کا علم نہ ہوا اس کا حکم ہے۔
- اختلف العلماء فیہ من اسلم فی دار الحرب او اطراف بلا دال اسلام
- حيث لا یجد من یتعلم البشرا ح۔
- 177 خبر واحد قبول ہے اس پر اجماع ہے۔
- 248 فیہ دلیل علی قبول خبر الواحد مع غیرہ من الاحادیث۔
- 178 قبلہ کی جہت میں اجتماع کرو۔
- 248 فیہ دلیل علی جواز الاجتهاد فی القبلة۔
- 179 کافر مسلمان ہو جائے تو اسکے پچھلے اعمال کا حکم کیا ہے؟
- 253 اسلمت علی ما سلفت من خیر۔

- 180 یہود کا معنی اور وجہ تسمیہ۔
- 262 هو علم قوم موسیٰ علیہ السلام و فی العباب الیہود۔
- 181 حضرت طلحہ کو تیس سال کے بعد نکال کر دوسرے جگہ دفن کرنا۔
- 265 ثم رأیت بنتہ بعد ثلاثین سنة فی المنام۔
- 182 نقل شروع کرنے سے پہلے واجب ہوتے ہیں یا نہ اسکی تحقیق۔
- 268 ومستل بہ علی النبی من شرع فی صلاة نقل و صوم نقل و جب علیہ فعلہ۔
- 183 والمثبت مقدم۔ قاعدہ کلیہ۔
- 268 واحاد ینہم بافیۃ والمثبت مقدم
- 184 چنانچہ کالغوی معنی۔
- 270 والمحناظر جمع جنازہ بالمحیم الحفۃ ح۔
- 185 قیراط کا معنی
- 272 قیراط اصغر قیراط۔
- 186 عالم حسن کے امور تین اقسام پر ہیں۔
- 288 ان الامور فی عالم الحسن ثلاثة۔
- 187 حضور ﷺ کا رویت باری حق ہے۔
- 291 ان برویۃ اللہ تعالیٰ فی الدنیا بالا بصار غیر واقعۃ فالنبی قدر آہ۔
- 188 حضور ﷺ کا قیامت کا بیان نہ فرماتا۔
- 291 المقصود من هذا السؤال کف السامعین عن السؤال عن وقت الساعة۔
- 189 اسلام علیک یا محمد رسول اللہ۔
- 292 السلام علیک یا محمد فرد علیہ السلام قال ادنو یا محمد۔

عمدہ القاری

جلد نمبر 3

| صفحہ | موضوع | نمبر شمار |
|------|--|-----------|
| | حضور ﷺ کی انگلیوں مبارکہ سے پانی کا ٹکنا | 1 |
| 34 | بيع الماء من بين اصابعه اعظم مما اوتيہ موسى عليه الصلاة والسلام حين ضرب بعصاء الحجر في الارض | |
| | صحابہ کرام کذب باطل سے پاک ہیں | 2 |
| 34 | هم المنزهون عن السكوت على الباطل. | |
| | حضور ﷺ کے بال مبارک پاک ہیں۔ | 3 |
| 35 | فاما شعر رسول الله ﷺ فهو مكرم معظم. | |
| | حضور ﷺ کے فضائل پاک ہیں۔ | 4 |
| 35 | وقد قيل بطارة فضلاته فضلا عن شعره الكريم. | |
| | حضور ﷺ کا بول مبارک پینا۔ | 5 |
| 35 | وقد وردت احاديث كثيرة ان جماعة شربوا ادم النبي ﷺ. | |
| | حضور ﷺ کا بول مبارک پینا۔ | 6 |
| 37 | ان ام ايمن شربت بول النبي ﷺ. | |
| | حضور ﷺ کے بال مبارک کی قیمت ساری خدائی ہے۔ | 7 |
| 37 | لان نكون عندي شعرة منه احب الي من الدنيا وما فيها. | |
| | حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا حضور ﷺ سے دریا ٹکنا۔ | 8 |
| | ويستنصر ببركته | |
| | حضور ﷺ کے بال مبارک کو بٹرتے رکھنا۔ | 9 |
| | ولما خلق راسه كان ابو طلحة اول من اخذ من شعره | |
| | فيه التبرك بشعر النبي صلى الله عليه وسلم. | |
| | امام غزالی کا رد و بلیغ | 10 |

والدأوى اذا عمل بخلاف روايته او افتي بخلافها لا يبقی
حجة

- 11 امام بخاری کے مذہب کے مطابق کتے کا پیشاب پاک ہے۔
احتج بہ البخاری علی ثہارة بول الكلب
44 اخرج البخاری هذا الحديث يستدل به المذہب فی طہارة
سؤر الكلب.
45 قہقہ سے وضو اور نماز دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔
12 من صحك فی الصلاة فہقہ فلیعد الوضوء والصلاة.
48 امام اعظمؒ تابعی ہیں۔
13 وهو آخر من مات من الصحابة بالكوفة سنة سبع وثمانین.
42 وضو میں مدد لینے کا مسئلہ۔
14 فیہ دلیل علی جواز الاستعانة فی الوضوء.
60 علم کل کا ثبوت۔
15 ما من شیء كنت لم ارہ الا قد رايتہ فی مقامی هذا.
66 صحابہ کرام کا حضور پر نور ﷺ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو تبرکاً استعمال کرنا۔
16 فَأَتَى بوضوء فتوضا فجعل الناس یا خلدون من فضل وضوئہ
فیتمسحون بہ.
74 آثار صالحین سے برکت حاصل کرنے کا جواز
17 فیہ الدلالة علی جواز التبرک بآثار الصالحین.
75 امام عینی کا عشق مبارک۔
18 قلت هذا فی حق النبی ﷺ لان لعابہ اطیب من المسک.
75 مہر نبوت پر کلام۔
19

- 78 هل كان خاتم النبوة بعد ميلاده.
20 امام عینی کا مہر نبوت پر کلام۔
الحكمة فی الخاتم علی وجه الاعتبار ان قلبه علیہ الصلاة
والسلام ملنی حکمة وایماناً.
79 امام اعظمؒ کا مذہب کہ حضور ﷺ کے فضلات پاک ہیں۔
21 ابو حنیفہ ینکر هذا ویقول بطہارة بولہ
79 بے وضو میرے حضور ﷺ کی ناقہ مبارک نہ پکڑی۔
22 فکر ہت ان ارحل ناقہ رسول اللہ ﷺ وانا جنب.
83 عیسائیوں کے برتن استعمال کرنا منع ہے۔
23 ولكن بکرہ استعمال او انہم وایابہم سواء فیہ اهل الكتاب.
84 اغماء، جنون اور نوم میں فرق ہوتا ہے
24 اغماء والفرق بینہ و بین الجنون والنوم.
86 حضرت جابرؓ پر حضور ﷺ نے وضو کا پانی ڈالا۔
25 وصب علی فن وضو لہ.
87 حضور ﷺ کے دست مبارک کی برکت سے ہر بیماری دور ہو گئی۔
26 فیہ دلیل علی ان بركة ید رسول اللہ تزیل کل علہ.
87 حضور ﷺ کا پانی کو زیادہ فرمانا۔
27 ان یسقط فیہ کفہ فتوضا القوم کلہم.
88 حضور ﷺ کا پانی کو تبرک بنانا۔
28 دعا بقدرع فیہ ماء فغسل یدیدہ ووجہہ فیہ.
89 سات کا عدد برکت والا ہے۔
29 ما الحکمة فی تعیین العدد بالسبعة التبرک و بركة.
92 حضور ﷺ کی انگلی مبارک سے پانی کا ٹکنا۔
30

و يستفاد من هذا بلاغة مجزته ﷺ وهو ابلغ من تفجير

الماء من الحجر لموسى عليه الصلاة والسلام.

31 آدمی کا نام قرآن رکھنا جائز ہے۔

94 کتنا نسبی مسعرا المصحف لصدقه.

32 موزوں پر سچ کرنا شعار اہلسنت ہے۔

شیخین کریمین کو افضل ماننا شعار اہلسنت تھے۔

راہ ابو حنیفہ من شرائط اہل السنة والجماعة فقال نحن

نفضل الشيخين و نحب الختين و نرى المسح على الخفين.

33 نیند سے حضور ﷺ کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

فاما سيدنا رسول الله ﷺ فمن خصائصه انه لا ينفعن

وضوؤه بالنوم مضطجعا ولا غير مضطجعا.

34 گناہ کبیرہ کی تعریف کیا ہے اور یہ کتنے ہیں؟

اجتنبوا السبع الموبقات الكبائر تسع.

35 محققین اہلسنت کا مذہب ہر شے میں حیاتی ہے۔ اور ان من شئی الا

بسیح بحمدہ علی عمومہ پر ہے۔

و ان من شئی حی ثم حياة كل شیء بحسبه.

36 قبروں پر قرآن پڑھنا مستحب ہے۔

واستحب العلماء قراءة القرآن عند القبر.

37 حضور ﷺ کے آثار مبارک میں تیرک ہے۔

ذلك من ناحية التبرک باثر النبی علیہ الصلاة والسلام.

38 جسم اور روح دونوں کو عذاب ہوتا ہے۔

ثم المعذب عند اهل السنة الجسد بعينه او بعينه بعد

اعادة الروح الى جسده.

118

39 قبروں پر قرآن پڑھنا مستحب ہے۔

118 فيه دليل على استحباب تلاوة القرآن على القبور.

40 ایصال ثواب حق ہے۔

118 مر بین المقابر فقر الی هو اللہ احد احد عشرة مرة.

41 ایصال ثواب پر دلائل مبارک۔

119 ولكن اجمع العلماء على ان الدعاء يتفعهم ويصلهم ثوابه.

42 صدقات و خیرات کا ثواب پہنچنا حق ہے۔

119 هل يبلغ ثواب الصوم او الصدقة او العنق حق.

43 مسجد میں سونا کیسا ہے۔

127 واما النوم فيه فقد نص الشافعي في الام انه يجوز

44 بچے کے بول کے بارے میں تین مذہب ہیں۔

و كيفية طهارة بول المصبي والجارية على ثلاثة مذاهب.

45 ولادت کے بعد بچوں کو تہر کا بزرگوں کے پاس لیکر جانا۔

131 وفيها استحباب حمل الاطفال الى اهل الفضل للتبرک.

46 بول کھڑے ہو کر کرنے کا مسئلہ۔

وقد اختلف العلماء في هذا.

47 حضرت یعقوب علیہ السلام کا اسرائیل نام کی چہ تسمیہ۔

138 فان قلت ما وجه تلقيب يعقوب بن اسحاق

48 بزرگوں سے دعا کروانا پرانا طریقہ ہے۔

ودعائه بان الله يجعل في ذريته الانبياء.

138 منی کے پاک ہونے یا نہ ہونے کا مسئلہ۔

49 اختلف فيه

145 واقدي کو معتبر نہ ماننے والوں کا رد۔

50

- 154 قال بعضهم الواقدي لا يحتج به اذا الفرد
51 حضور ﷺ نے بول پینے کی اجازت فرمائی۔
155 لانه عرف من طريق الوحي فانه شفاء هم فيه
52 قاعدة كلية۔ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔
155 ان يكون حجة او لا يكون حجة سقط الاحتجاج
53 مرتد کو پانی پلانا حرام ہے۔
156 ليس له ان يسقيه المرتد۔
54 متبرک شے کو چوسنا جائز ہے۔
اذا ادر كنتم الصلاة وانتم في مراحي الغنم فصلوا فيها فانها
سكينة و بركة۔
157 قاعدة كلية۔
55 والجرح المبهم غير مقبول عند الخذاق من الاصوليين۔
161 گھی میں چوہا گر جائے تو پاک کرنے کا طریقہ۔
56 واما العسل واللبن ونحوها اذامات فيها الفارة۔
162 نحن الآخرون السابقون كما عني۔
57 ان هذه الامة آخر من يدفن من الامم و اول من يخرج منها۔
167 قذر کا ضبط۔
58 والقذر بفتح الدال المعجمة۔
170 مکانات متبرک میں دعا کا قبول ہونا حق ہے۔
59 ان الدعوة في ذلك البلد مستجابة۔
171 حضور ﷺ نے سات کافروں کے لئے دعا کی اور وہ برباد ہوئے۔
60

- اللهم عليك بابي جهل و عليك بعنة ابن ربيعة و شيبة
بن ربيعة والوليد بن عتبة و امية بن خلف و عقبة بن ابي
معيط و عما و امية بن خلف
171 تبرکات نبوی اور صحابہ کرام۔
61 وما تنعم النبي بخامة الا وقعت في كف رجل منهم فذلک
بها وجهه و جلده۔
176 تبرکات نبوی کے بارے میں امام عینی کا مذہب۔
62 اما بصاق النبي ﷺ فهو الطيب من كل طيب والظھر من
كل طاهر و ان البزاق طاهر اذا كان من فم طاهر۔
177 تبرکات نبوی ﷺ سے برکت حاصل کرتا۔
63 ومن الاستنباط من هذا الحديث التبرک ببتراق النبي ﷺ
توقير الله تعظيما۔
178 نبی سے وضو کرنے کا مسئلہ۔
64 واما الوضوء بالنيلد جائز۔
179 نبی سے غسل کا مسئلہ۔
65 يختلف المشائخ في جواز الاغتسال۔
180 بڑوں کا ادب کرو۔
66 فيه تقديم حق الاكابر من جماعة الحضور و تربيته على
من هو اصغر منه۔
187 وضو کے بعد رد مال استعمال کرنا کیسا ہے؟
67 وفيها كراهة التشييف بالمندبل۔
194 داؤ جمع کے لئے آتا ہے۔
68 ان الواز للجمع۔
194

- 69 کان استمرار کے لئے آتا ہے۔
- کان تدل علی الاستمرار.
- 70 لفظ کان استمرار کے لئے آتا ہے۔
- لان هذه اللفظة تدل علی الاستمرار والدوام.
- 71 ایک راۓ استغنیہ ہوتی ہے۔
- ان هذه الواو تسمى واو الاستفتاح يستفتح بها كلامه.
- 72 حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کا تذکرہ۔
- انه اجتمع عنده احدى عشرة امرأة بالتزويج.
- 73 حضور ﷺ چار ہزار مردوں کی قوت کے حامل تھے۔
- فاذا ضربنا اربعين في مائة صارت اربعة آلاف.
- 74 انسان کو بشریوں کہتے ہیں۔
- ای ظاہر جلدہ والمراد به ماتحت الشعر.
- 75 کاف مقارنہ بھی ہوتا ہے۔
- هذه الكاف تسمى بكاف المقارنة.
- 76 حالت جب میں تکبیر کروادی اس کا جواب۔
- انه جنب قبل ان يكبر وقبل ان يدخل في الصلاة.
- 77 حضور ﷺ کی شان مبارک۔
- انه خاص بالنبي ﷺ.
- 78 تکبیر میں کب کھڑا ہو؟
- وقد اختلف العلماء من السلف متى تقوم الناس الى الصلاة.
- 79 حضرت یعقوب علیہ السلام۔ بارہ بیٹوں کے نام مبارک۔
- وكان بنو يعقوب اثني عشر رجلاً.
- 80 موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ۔ پتھر کا پتھر۔ جو نے ۱۰۔

- 229 ففر الحجر بثوبه فخرج موسى في اثره.
- 81 وہ پتھر کو سنا تھا؟
- الحجر الذي وضع موسى ثوبه عليه هو الذي كاحمله معه
- 231 في الاسفار فبضر به فیتفجر منه الماء.
- 82 حضرت ایوب علیہ السلام پر سونے کی بارش ہونا۔
- 231 فخر علیہ الجراد من ذهب.
- 83 حضرت ایوب علیہ السلام سرکار لوط علیہ السلام کے دوہتے تھے۔
- 231 واه بنت لوط علیہ السلام.
- 84 مکانات متبرکہ حق ہیں۔ قدیم سے ان کی برکتیں حاصل کرنا چلا آ رہا ہے۔
- 232 وهي قرية من نوى عليه مشهد وهناك قدم في حجر.
- 85 لفظ بلی اور نعم میں فرق۔
- 232 لان بي مختصة بايجاب النفي ونعم مقر ولما سبقها.
- 86 قاعدہ کلیہ۔
- 232 لان النكرة في سياق النفي تفيد العموم.
- 87 اولیاء کاملین کے ذکر سے برکات نازل ہوتی ہیں۔
- 233 قال احمد يستنزل بذكره القطر
- 88 جو ننگا غسل کرنے کا عادی ہو اس کی شہادت قبول نہیں۔
- اتفق ائمة الفتوى كما نقله ابن بطال على ان من دخل الحمام
- 234 بغير منزرانه تسقط شهادته بذلك.
- 89 بزرگوں کے پاس بے وضومت ہٹھو صحابہ کرام کا ادب رسالت بجالانا۔
- 237 كنت جنباً فكروهت ان اجالسك وانا على غير طهارة.
- 90 مسلمان کی عزت زندہ رہنے سے یا مرنے سے ایک ہی رہتی ہے۔

وانه طاهر سواء كان جنبا او محدثا حيا او ميتا وكذا سورة

عرقه ولعابه ودمعه. 239

91 انسان کے پینے کا حکم کیا ہے؟

ان عرق الجنب طاهر. 239

92 میت کو غسل دینے کی وجہ؟

فقيل انما وجب لحدث يحله باستر خاء لمفاصل لا لنجاسته. 240

93 بزرگان دین کا ادب کرو۔

فيه استحباب احترام اهل افضل 240

94 اول حیض حضرت خوالیہا السلام سے شروع ہوئی۔

ان ابتداء الحيض كان على حوا بعد ان اهبطت من الجنة. 256

95 حالت حیض میں وطی کرنے کا حکم۔

ان مباشرة الحائض على اقسام 266

96 صدقہ عذاب کو دور کرتا ہے۔

قال يا معشر النساء تصدقن فاني اريتكن اكثر اهل النار. 269

97 عقل کی تعریف۔

العقل جوهر خلقه الله في الدماغ. 271

98 صدقہ عذاب کو دور کرتا ہے اور گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔

ان الصدقة تدفع العذاب وانها تكفر الذنوب. 273

99 امام بخاری کا مذہب یہ ہے کہ غیبی قرآن پڑھ سکتا ہے جبکہ جمہور ائمہ کے

خلاف مذہب ہے۔

واستدل بها على جواز قراءة الجنب القرآن 275

100 غیر اللہ کا تصرف حق ہے۔

ولكلام الملك وتعرفه اوقات 293

101 رزق کا لغوی معنی

الرزق كلام العرب الحظ.

102 خارجیہ کے چھ فرقے ہیں۔

وکیار فرق الحرویة ستة. 300

103 اہل اللہ کی مجلس میں حاضری دینا لازمی ہے۔

ولكن ممن يدعو اويومن وجاء بركة المشهد الكريم. 305

104 قاعدہ کلیہ زمانہ کے بدلنے سے احکام بدل جاتے ہیں۔

اليوم الفتوى على المنع مطلقا ولا سيما في الديار المصرية. 305

عمدة القاری

جلد نمبر 5

نمبر شمار

صفحہ

1. شان فاروق اعظم رضی اللہ عنہ۔
- 8 کنا جلو ساً عند عمر رضی اللہ عنہ۔
2. حضور فاروق اعظم کا وجود قنوں کے آگے دروازہ ہے۔
- آپ کے وصال کے بعد قنوں کا دروازہ کھل جائے گا۔
- 10 ان الحائل بین الفتنة والا سلام عمر وهو الباب۔۔۔
3. آخری وقت کے افضل ہونے کی دلیل۔
- 12 ان اتنوبیر بصلاة الفجر افضل وان تأخیر العصر افضل
4. ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھنے کا ثبوت۔
- 19 اذا شئد الحرفا بر دوا با لصلاة۔۔
5. نماز ظہر کے ٹھنڈا کر کے پڑھنے کا مسئلہ۔
- 21 اختلاف الفقهاء فی الابراد الصلاة۔
6. (1) دوزخ کا شکایت کرنا حقیقت پر محمول ہے۔
- 23 اشتکت النارہ شکوی النار الی ربہا۔
- (2) حضور ﷺ کے کلام مبارک کو حقیقت پر محمول کرنا ہی اولیٰ ہے۔
- 23 لا یمتاج الی تا ولیہ۔
- (3) دوزخ کا حضور ﷺ سے کلام کرنا۔
- انا النار تخاطب سیدنا محمد ارسل اللہ ﷺ
- (4) جنت و دوزخ کا دور سے متعلق ہے۔

وهو يدل على ان النذر تفهم و تعقل و مرجاء انه ليس ستنى اسعج من الجنة والنار 23
7. دنیا کی آگ ستر مرتبہ پانی میں ڈال کر دنیا میں لائی گئی ہے۔

ضربت بالماء سبعين مرة۔ 24
8. حضور ﷺ کا علم کلی کا ثبوت۔

ان يقول سلوني۔ 26
9. سلونی کے ذریعے حضور ﷺ نے منافقین کو جواب دیا۔

هو سلوني لا نه بنعه ان قوما من المنافقين۔ 27
10. نماز جمع کر کے پڑھنے کا مسئلہ

وقد اختلف الناس في جواز الجمع بين الصلاتين 31
11. امام عینی کی تحقیق اور امام نووی کا رد (نمازیں جمع کرنے کا مسئلہ)

واحسن التاويلات في هذا۔ 31
12. ظہر کا دو مثل تک ہونا۔

صلی بی العصر حين كان ظله مثله 33
13. حضور ﷺ کا عصر کی نماز پر تاکید فرمانے کی وجہ۔

ان يكون تخصيص العصر لكونه جواها بالسائل۔ 38
14. (۱) رویت باری تعالیٰ موثین کیلئے جنت میں حق ہے۔

انکم سترون ربکم کماترون هذا۔ 43, 42
(۲) رویت کے منکرین خارجی معتزلہ مرجحہ ہیں۔

منع من ذلك المتزلة والخوارج و بعض المرجحة۔ 43
(۳) رویت باری تعالیٰ پر اہلسنت کے دلائل۔

ولا هبل السنة ما ذكرناه من الاحاديث الصحيحة۔ 43
(۴) خارجیہ معتزلہ کے عقلی دلائل۔

ان عدم الوقوع لا يستلزم عدم الجواز۔ 43
15. حضور ﷺ حاضر و ناظر ہیں۔

يتعاقبون فيكم ملائكة بالليل۔ 44
16. ملائکہ کا حج اور عصر کے وقت آنا۔

واما الملائكة فعندنا كثر العنما دهم۔ 44
17. (۱) عصر صبح کو آنے والے فرشتے کرانا کاتبین کے علاوہ ہیں۔

والظاهر انهم غير هم لانهم قد جاء في بعض الاحاديث۔ 45
(۲) کرانا کاتبین کا آدمی کے مرنے کے بعد اس کی قبر پر قیامت تک رہنا
ایصال ثواب پر دلیل ہے (عرس۔ زیارت قبور قبر پر ذکر کرنا ثابت ہے۔

اذا مات العبد جلس كما تباء عند قبره۔ 45
(۳) عصر اور فجر میں ملائکہ کے آنے کی حکمت

شهور معهم الصلاة في الجماعة۔ 45
(۴) صبح اور عصر میں فرشتے باجماعت نماز پڑھتے ہیں۔

اللفظ يحتمل بالجماعة وغيرهم۔ 45
18. اللہ تعالیٰ کے سوال کرنے کی حکمت

الحكمة فيه استدعاء شهادتهم لنبی آدم بالخیر۔ 46
19. انبیاء کرام اور اولیاء کرام کی محبت تقرب الی اللہ کا وسیلہ ہے۔

وفيه الايدان بان الملائكة تحب هذه الامة۔ 46

20. امام نووی کا تاخیر فجر پر اعتراض اور امام عینی کا جواب
قال لئنوی قال ابو حنیفة تطل صلاة الصبح بطلوع الشمس۔ 48
21. احناف پر تاخیر فجر کے اعتراض پر جواب۔
واما الجواب عن الحديث المذكورة۔ 48
22. اشیاء میں اصل اباحت ہے (قاعدہ کلیہ)
لان الاصل في الاشياء اباحة۔ 49
23. حضور کو قیام قیامت کا علم ہے۔
انما بقاء کم فیما سلف قبلكم من الاصم۔ 50
24. جن احادیث میں مثالیں بیان کی گئی ہیں انکا تعلق احکام شرعیہ سے نہیں ہوتا۔
بان الاحکام لا تتعلق بالا حدیث التي تلي لضرب الامثال۔ 51
25. عصر کا وقت روشنی ہونے پر احناف کی دلیل اول۔
لا يصح الاعلى مذهب الحنفية۔ 52
26. حضور ﷺ کو قیامت کا علم ہے۔
مثل المسلمين واليهود والنصارى كمثل رجل استاجر قوماً۔ 53
27. حضور ﷺ کی حیات میں یہ جمہور محدثین کا مذہب ہے
اجتبح به النصارى ومن قال بقوله على الموت الحضر۔ 62
28. صبح کی نماز کے فرضوں کے بعد کوئی نماز نہ پڑھو۔
لا صلاة بعد صلاة الصبح في تطلع الشمس۔ 76
29. عصر کے بعد جو نماز پڑھتا حضرت عمر اسکو درے لگاتے تھے۔
وكان عمر يضرب على الركعتين بعد العصر۔ 77

30. حضرت خالد بن الولید کا عصر کی نماز کے بعد نماز پڑھنے والے کو مارنا۔
وكان خالد بن الوليد يضرب الناس على الصلاة بعد العصر۔ 77
31. عصر کے بعد نماز پڑھنے کا جو ابن ابن احادیث سے اٹکتا ہے اور اس کا جواب۔
ثم يكن رسول الله يدعهما سرا و علانية ركعتان۔ 78
32. شام سے پہلے دو نفل پڑھنا منع ہے۔
اول الامر قبل النهي۔ 78
33. عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے کے جوابات
اجيب عنه بان النهي كان في صلاة لا سبب لها و۔ 86
34. حدیث نقلی اور قولی کا جب تعارض آجائے تو قولی کو ترجیح ہوگی۔
ان النهي قول و صلاته فعل۔۔۔ 86
35. روح کے متعلق کلام۔
الارواح جمع روح يذكر ويؤث وهو جوهر لطيف نوراني۔ 88
36. کرامات حق ہیں۔
وفيه اثبات كرامات الاولياء وهو مذهب اهل السنة۔ 101
37. اذان کی مشروعیت۔
اذ اسمع المنادي نيادي۔ 106, 102
38. حضور صاحب امر اور نبی ہیں۔
لان اطلاق مثله ينصرف عرفا الى صاحب الامر والنهي۔ 103
39. اذان فرض ہے یا واجب اسکی تحقیق۔
ان الشفع واجب ليقع الاذان۔ 104

40. غیر نبی کے خواب پر جب احکام شروع نہیں ہوتے
تو صحابی کے خواب پر اذان کیسے شروع ہو جاتی ہے۔
فی انبات الاذان بروایہ عبداللہ بن زید۔ 107
41. آسمانوں کی آوازیں سنتا۔
والحکمة فی تخصیص الاذان برویة الرجل ولم یکن یوصی۔ 107
42. اذان میں ترجیح کا مسئلہ۔ ابو محمد زورہ کی ترجیح والی حدیث کا جواب۔
ان ترک الترجیح لم یضرہ وحق الشافعی حدیث ابو محذورة۔ 108
43. ہذا سن قول ایوب لاسن قول النبی۔
هذا للفظ اعنی قوله الا الاقامة من قول ایوب۔ 109
44. (۱) اذان کے فضائل (۲) امام عینی کے مطابق اذان کی شان۔
(۳) اذان سے بھاگتا ہے قرآن سے کیوں نہیں بھاگتا۔
45. هذا تمثيل لحال الشيطان عند هرو به من سماع الاذان۔ 111
ہر شے میں حقیقت زندگی ہے (مع کا حل)
- انما یہرب من الاذان حتی لا یشہد بما سمع۔ 112
46. شیطان 36 میل تک بھاگ جاتا ہے۔
وحاء ستة وثلاثون ميلا۔ 112
47. تنویب کا معنی۔
معنی التثویب فی الاصل الاعلام بالشیء۔ 112
48. موذن کے فضائل۔
كذلك المودن له اجر عظیم۔ 113

49. ہر شے میں مع ہے۔
ویصدق کل رطب ویابس سمعه۔ 113
50. اذان سے عذاب معاف ہو جاتا ہے۔
اذان فی قرته امنها الله تعالى من عذابه ذلك اليوم۔ 113
51. ہر شے میں مع حقیقت ہے۔
فانه لا یسمع مدی صوت المودن جن ولا انس۔ 114
52. ہر شے حقیقت سنتی ہے یہ حق ہے۔
قیل المراد به کل ما سمع المودن من الحيوان۔ 115
53. جناب نبی آدم کی آوازوں کو سنتے ہیں۔
وفیه ان الجن یسمعون اصوات بنی آدم۔ 115
54. وسیلہ کا معنی۔
الوسيلة وهي فی اللغة ما یقرب به الى الغير۔ 122
55. امت کا حضور سے وسیلہ کی دعا کر کے استغاثت حاصل کرنا۔
والاستعانة بدعائه فی حوائجه۔ 123
56. حضور کا مقام محمود پے فائز ہونا۔
وقیل اجلسه علی العرش وقیل علی الكرسي۔ 123
57. صف اول میں کھڑا ہونے کے فضائل۔
استنفر علیه الصلاة والسلام للصف الاول ثلاث مرات۔ 125
58. بعض مالکی جمع کو فرض بھی نہیں مانتے اور امام مالک سے روایت سنت
ہونے کی ہے اس سے احتیاط لازمی ہوگی بلکہ فرض عین ہی رہی۔

- بعض المالکۃ حیث قال ان الجمعة لیست بفرض - 128
59. حضور کے تین موذن تھے۔
130. کان الرسول اللہ ﷺ ثلاثہ موذنین۔
60. حضرت بلال کارات کو اذان دینے کی وجہ۔
130. الذی کان یوذن باللیل قبل دخول الوقت۔
61. شام کے وقت دو نفل جماعت سے پہلے پڑھتا۔
139. سئل ابن عمر عن الرکعتین قبل المغرب۔
62. حج کے فرضوں کے بعد نفل پڑھنے کی ممانعت۔
141. ان رسول اللہ خرج علینا ونحن نصلی هذا الصلاة۔
63. امامت اذان سے افضل ہے۔
144. فیہ حجة لا محابنا فی تفضیل الامامة علی الاذان۔
64. امام بخاری کے نزدیک اذان کے وقت کان میں انگلیاں مت دو۔
148. وکان ابن عمر لا یجعل اصبعیه فی اذنبه۔
65. امام کو کوع میں ملنے سے رکعت ہو جاتی ہے تو ثابت ہوا کہ فاتحہ فرض نہیں ہے۔
152. وهو قول الجمهور انه یکون مدر کما تلك الركعة۔
66. حی علی الصلاة پر کھڑے ہونا چاہیے۔
154. وقال ابو حنیفة و محمد یقومون فی لصف اقل حتی علی الصلاة۔
67. انبیاء کرام کا انسان بطور تشریح ہوتا ہے۔
156. جواز النسیان علی الانبیاء فی امر العبادۃ لتشریح۔

68. انسان ملائکہ سے افضل ہیں۔
167. منه الدلائل علی تفضیل صالحی الناس علی الملائکة۔
69. شہداء کی پانچ اقسام ہیں۔
170. الشهداء خمس المطعون والمطون والغریب۔
70. شہید کے معنی۔
171. لشهداء جمع شہید سمي به لان لملائکة یشهدون موته فکان صہودا۔
71. شہید کا نماز جنازہ نہ پڑھو۔
172. قال مالک والشافعی واسحق لا یصلی علیہ۔
72. مسجد جامع کا زیادہ ثواب جمعہ کے دن ہوتا ہے۔
174. انما فضل المسجد الجامع بلجمعة۔
73. وہابیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت۔
174. اذا کان امام القریب مبتدعا اولحانا فی القراءة۔
74. امام عادل کو مقدم کرنے کی وجوہات۔
178. قدم الامام العادل فی ذکر السبعة کثرت مصلحة۔
75. صدقہ کی فضیلت۔
180. ان الملائکة مقاتل یارب هل من خلقت سنی۔
76. صبح کی جماعت ہو رہی ہو تو فجر کی سنت پڑھنے یا نہ پڑھنے اس مسئلہ پر تحقیق۔
184. اختلف العلماء فیمن دخل المسجد لصلاة الصبح۔
77. جو فجر کی سنتیں پڑھنے کے قائل ہیں ان کے دلائل۔
185. واستدل من احاز ذلك۔

78 صحابہ کا عمل یہ تھا کہ سنت فجر پڑھ کر جماعت کے ساتھ شامل ہوتے تھے۔

قال البيهقي هذه الزيادة لا صل لها۔ 185

79 سنت فجر کی تاکید۔

ان رسول الله لم يكن عنى شئ من التوافل۔ 185

80 حضور کا حضرت ابو بکر صدیقؓ کا آخری عمر میں مصلى کلام بیان کی خلافت پر دلیل ہے۔

لما مرض رسول الله ﷺ مرضه الذى۔ 186

81 آخری امامت کروانے کی روایات مبارکہ

ذكر اختلاف الروايات فى هذه القصة۔ 187

82 حضور کا آخری وقت میں حضرت صدیق اکبرؓ کے پیچھے نماز پڑھنا۔

فلما حفل المسجد ذهب ابو بكر يجلس۔ 187

83 حضورؐ نے آخری وقت میں صرف دو نمازیں مسجد میں ادا فرمائیں ایک میں امام تھے اور ایک میں مقتدی۔

انه ﷺ فى علة صلاتين فى المسجد۔ 188

84 حضرت فاروق اعظمؓ کو حضور کا جماعت کروانے سے ہٹا دینا۔

مروا ابا بكر يصلى بالناس خرج عبد الله بن ترمجة۔ 188

85 حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ کے انکار کی وجہ خلافت پر واضح دلیل ہے۔

انها علمت ان الناس علموا ان اباها يصلح لخلافة۔ 189

86 حضرت صدیق اکبرؓ کا حضرت عمرؓ کو جماعت کروانے کیلئے کہنے کی وجہ۔

ان رسول الله ﷺ يا مراك ان تصلى بالناس۔ 189

87 حضرت صدیق اکبرؓ کے افضل الصحابة ہونے کی دلیل۔

فيه تقديم ابى بكر و ترجيحہ۔ على جميع الصحابة۔ 190

88 حضور امام تھے یا حضرت صدیق اکبرؓ امام تھے۔

هل كان النبى الامام او ابو بكر الصديق۔ 191

89 آخری نماز حضور نے حضرت صدیق اکبرؓ کے پیچھے ادا فرمائی۔

فان الصلاة التى كان فيها النبى اماما۔ 191

90 بزرگان دین کو برکت کیلئے گھروں میں بلانا اکابرین کا طریقہ ہے۔

فصل رسول الله فى بيتى مكانا اتخذہ مصى۔ 193

91 بزرگان دین کو گھروں میں بلانا۔

فيه جواز اتخاذ الطعام لا ولى الفضل لستفيد من عملهم۔ 195

92 نماز کے وقت کھانا آجائے تو کھانا پہلے کھاؤ اور نماز بعد میں۔

كراهة الصلاة محضرة الطعام الذى يريد اكله۔ 197

93 دو عہدوں کے دوران جلسہ کا حکم اور دوسری رکعت اٹھنے پر زمین پر ٹیک لگا کر کھانا۔

اختلف العلماء فى هذه الجلسة۔ 201

94 (1) حضرت صدیق اکبرؓ افضل الصحابة ہیں۔ (2) خلافت صدیق اکبرؓ پر دلیل۔

فيه دلالة على فضل ابى بكر۔ كان ابو بكر اعلمنا

ومراجعة الشارع بانه هو الذى يصلى تدل على ترجيحہ

على جميع الصحابة وتفضيله۔ 203

95 حضور کا سیدنا صدیق اکبرؓ کو دینا سے خلیفہ بنا کر تشریف لے جانا۔

لان اشارته اليه بالتقديم امر له بالصلاة۔ 205

95. خلافت صدیق اکبر کی دلیل۔

- 205 ان ابا بکر کان خلیفة فی الصلاة الی موتہ رضی اللہ عنہ
96. وہابیہ ملعونہ کی صراطِ حجیم کی عبارت کا جواب۔
- 208 فصلی ابا بکر فحاء رسول اللہ ﷺ
97. حضور کی بارگاہ میں اپنے آپ کو تنقیر کر کے پیش کرو۔
- 210 و نعمانم بقل ابو بکر مائی او مالا ابی بکر تحفیر النفسہ۔
98. حضور کے ساتھ کلام کرنے سے نماز نہیں ٹوٹی۔
- 210 لان ذلك من خصائص النبی ﷺ
99. سیدنا صدیق اکبر افضل الصحابہ ہیں۔
- 211 فیہ فضل ابی بکر علی جمیع الصحابة۔
100. سیدنا صدیق اکبر افضل الصحابہ ہیں۔
- 211 فیہ تقدیم الاصلح والافضل۔
101. بزرگان دین کو برکت کیلئے گھروں میں بلانا جائز ہے۔
- 213 استاذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذنت له۔
102. امام بیضا ہواور مقتدی کھڑے ہوں اس مسئلہ کی تحقیق۔
- 216 فیہ دلیل علی معجہ امامۃ القاعد للقاتم۔
103. امام سے پہلے سر اٹھانے والے کا شتر
- 223 مایا من الذی یرفع راسہ قبل الامام۔
104. پہلے سر اٹھانے پر وعیدیں۔
- ملین الذی یرفع راسہ فی صلاتہ ان یحول للہ صورہ فی صورۃ لحملہ۔ 223

105. شیعوں کی شکل موت کے وقت خنزیر اور گدھے کی طرح ہو جاتی ہے۔

- 224 ان جماعة من الشيعة الذين يسبون الصحابة قد تحولت صورتهم الی صورة حمار وخنزیر عند موتہم۔
106. قرآن سے پڑھ کر امامت کروانے کا مسئلہ۔
- 225 ظاہرہ يدل علی جواز القراءة من المصحف فی الصلاة۔
107. غام کی امامت کروانے کا مسئلہ۔
- 225 و اما اقامة العبد فقد قتل اسحابنا تکرہ امامۃ العبد۔
108. ولد الزنا کی امامت کا مسئلہ۔
- 226 و اما امامۃ ولد الزنا فحائزۃ عند الجمهور۔
109. جائل کی امامت کا مسئلہ۔
- 226 والا عراب سكان البادية من العرب۔
110. وہ کوئی صورتیں ہیں جن میں امام کی نماز باطل ہوتی ہے مگر مقتدی کی جائز ہوتی ہے۔
- 229 ان الامام اذا ظهر محدثا او جنبالا یعید المومنین صلاة۔
111. صحابہ کرام اور تابعین کا حکام ظالموں کے پیچھے نمازیں ادا کرنا۔
- 230 ان الحجاج لما اخبر الصلاق بعرقۃ صلی ابن عمر رحلہ۔
112. بدعت کی دو قسمیں حسنہ اور سیرہ اور بدعت کا معنی۔
- 230 وہی علی قسمین بدعة ضلالة وبدعة حسنة۔
113. حضرت عثمان کا بڑا دشمن عبدالرحمن بن عدیس اور کنانہ بن خارجی تھا۔
- 231 امام الفتنة هو عبدالرحمن بن عدیس۔

114. خارجی کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے۔
 231 وصلاة الخارجی غیر صحیحہ۔
 115. جمعہ کیلئے سلطان یا اسکا نائب ہونا شرط ہے۔
 232 ولفہ امام عادل۔
 116. وہابیہ کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔
 232 لا یقسی خلف احد من اهل الاهواء۔
 117. حضرت معاذؓ کا دوبارہ جماعت کروانے کے جوابات۔
 فی ہذا روئے عنی من زعم ان المراد ان الصلاة التي كان يصليها مع
 النبي غير الصلاة التي كان يصليها بفروجه۔
 236 مقتدی فرض نماز کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ انہیں اس مسئلہ کی تحقیق۔
 118. استدلال شافعی بهذا الحديث عبي حجة اقتداء لمقتضى بل معقل۔
 239 امام طحاوی کے جوابات۔
 119. لاحجة فيها لانها لم تكن بامر النبي ولا تقريره۔
 239 انی ارکم ظہری ظاہر پر محمول ہے۔
 120. هذا تاويل لا حاجة اليه بل حمل ذلك على ظاهره۔
 254 رویت میرے حضور کی بفضل ایزدی سے ہے۔
 121. ولا يلزم رویتنا تلك الحاسة۔
 255 جو صف میں اکیلا نماز پڑھے اس کا کیا حکم ہے۔
 122. اختلف اهل العلم فيمن صلى بخلف الصف وحده۔
 261

123. امام اور مقتدیوں میں کوئی شے حاجب ہو تو کیا حکم ہے۔
 262 ولكن ما في الباب يدل على ان ذلك جائز۔
 124. نوافل کی جماعت جائز ہے۔
 264 وفيه جواز النافلة في جماعة۔
 125. تراویح کی بیس رکعت ہیں۔
 267 ثم انها عشرون ركعة۔
 126. تکبیر تحریر کا مسئلہ۔
 268 واختلف العلماء في تكبير الاحرام۔
 127. رفع یدین کی بحث۔
 272 فيه رفع اليدين عند تكبير الركوع۔
 128. عدم رفع کے قائلین۔
 272 عند ابی حنیفة واصحابه لا يرفع يديه الا في تكبير الاولى۔
 129. عدم رفع کے دلائل۔
 273 كان النبي اذا كبر الافتتاح الصلاة۔
 130. رفع یدین منسوخ ہے اسکی دلیل۔
 273 والذي يحتاج به الخصم من الرفع۔
 131. رفع یدین کی حدیث کے جواب اور ابن عمر کی حدیث کا جواب۔
 273 ماریت ابن عمر یرفع يديه الا في اول۔
 132. ابوحیدر سعدی کی حدیث کا جواب۔
 273 ان ابا داؤد قد اخرج من وجوه كثيرة۔

133. حضرت ابو ہریرہ کا جواب۔
 فقط ان حجاج الخصم بحديث ابى هريره۔ 273
 134. حديث وائل بن حجر کے جوابات۔
 فان احتج الخصم بحديث وائل بن حجر۔ 274
 135. حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث مبارکہ اور اس کی ترجیح کی وجہ۔
 اخرجه ابو داؤد والنسائي فحوايه۔ 274
 136. حدیث علی کا جواب۔
 فان احتج الخصم الحديث بحديث علي۔ 274
 137. دور کعتوں سے اٹھتے وقت بھی رفع کرے۔
 واذا قام من الركعتين رفع يديه۔ 276
 138. ہاتھ نماز میں کہاں باندھے۔
 ان الكلام في وضع اليد على اليد في الصلاة على وجوه۔ 278
 139. پہلا مقام نفس وضع میں ہے۔
 في اصل الوضع فعندنا بضع وبه۔ 279
 140. دوسرا مقام صفت وضع میں ہے۔
 في صفة الوضع عندنا۔ 279
 141. تیسرا مقام ہاتھ کہاں باندھے۔
 في مكان الوضع فعندنا۔ 279
 142. چھوٹا مقام ہاتھ باندھنے کا وقت کونسا ہے۔
 وقت وضع اليدين والاصل فيه۔ 279

143. پانچواں مقام ہاتھ باندھنے کی حکمت ہے۔
 في الحكمة في الوضع على الصدر او اسرة۔ 279
 144. بسم اللہ شریف آہستہ پڑھو۔
 هذا ظاهر في عدم الجهر باسلمة۔ 281
 145. بسم اللہ آہستہ پڑھے یا نہ۔ یہ فاتحہ کی آیت ہے یا نہیں۔
 ان هذا الحديث رواه عن انس۔ 282
 146. بسم اللہ شریف آہستہ پڑھنے کی روایات۔
 لم يكن رسول الله ولا ابابكر وعمر يجهرن بيسم الله۔ 282
 147. اس حدیث کے الفاظ کے اختلاف کا ذکر۔
 في اختلاف هذا الحديث۔ 283
 148. بسم اللہ فاتحہ کی آیت ہے یا نہیں (تیسری وجہ)۔
 احتج به مالك واصحابه على ترك التسمية في ابتداء الفاتحة۔ 284
 149. (چوتھی وجہ) بسم اللہ آہستہ پڑھے یا اونچی آواز سے۔
 في انها يجهر بها ام لا۔ 284
 150. جن احادیث میں بسم اللہ آواز بلند پڑھنا آیا ہے۔ ان کے جوابات۔
 واما حديث ابى هريره فرواة النسائي في سنة۔ 285
 151. حدیث ابن عباس کا جواب۔
 واما حديث ابن عباس ماخرجه البيهقي في سنة۔ 287
 152. حکم بن عیمر کی حدیث کا جواب۔
 واما حديث الحكم بن عمير فاخرجه دارا القطني۔ 289

153. حدیث جابر کا جواب۔
- واما حدیث جابر فانخرجه الحاكم في الاكليل۔ 289
154. احادیث جہر کی کل احادیث ضعیفہ ہیں۔
- واحادیث الجہر وان كثرت روايتها فكلها ضعيفة۔ 290
155. امام بخاری کو امام اعظم سے خاص تعصب ہے تعصب کے باوجود بسم اللہ جہر پڑھنے کی حدیث نہیں لائے۔
- وهذا لبخارى مع شدة لتعصبه۔ 290
156. امام ابو داؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ کا حال دیکھو۔
- هذا ابو داؤد والترمذى والنسائى وابن ماجه۔ 290
157. احادیث جہر مقدم ہیں اس کا جواب۔
- احادیث الجہر تقدم على احادیث الافقاء وبلشاه۔ 290
158. خارجی کش حدیث۔
- كان رسول الله يحجر بيسم الله الرحمن الرحيم۔ 291
159. بسم اللہ قرآن کی آیت ہے یا نہیں (پانچویں وجہ)
- في كونها من القرآن ام لا وفي انها من الفاتحة ام لا۔ 291
160. نماز میں شروع سے کیا پڑھے۔ سبحانك اللهم يا كبر اور۔
- هذا الباب دليل على انه يرى الاستفتاح بهذا۔ 294
161. بلی کی بددعا سے دوزخ میں جانا۔
- قال تعذ شها هرة قلت ماشان هذا۔ 297

162. صلاۃ کسوف کا طریقہ کیا ہے؟
- وهي كهيفة النافلة عندنا بغير اذان والاقامة۔ 300
163. احناف کے دلائل۔
- واحی بنا احتجوا فيما ذهبوا اليه۔ 302
164. نماز کسوف میں قراۃ کرے یا نہ کرے۔
- في صفة القراءة فيما فمذهب ابی حنيفة۔ 302
165. نماز کسوف میں جماعت کرائے یا نہ کرائے۔
- في صلاة كسوف القمر قال اصحابنا ليس في خوف القمر۔ 303

عمدہ القاری

جلد نمبر 6

- نمبر شمار
- صفحہ
1. قرأت خلف الامام مت کرو۔
 11. لا یقرأ المومنین شیئا من القرآن ولا بفتحہ الكتاب فی سشی من الصلوات
 2. دلائل عدم قرأت فاقرأ اما تیسر من القرآن۔
 11. لا صلوة حدیث مشہور اور اس کا جواب۔
 - نہی بمعنی نہیں کہتے ہیں۔ لا صلوة بمعنی لاتصلوا۔
 12. دلیل عدم قرأت۔ قرأت الامام قرأت له۔
 3. امام یحییٰ کا امام دارقطنی کو بے حیا فرمانا جو امام اعظم کو ضعیف فی الحدیث کہتے ہیں وہ بے حیا ہیں
 12. لو تاذب دارقطنی واستحیی
 4. قرأت کو منع کرنے والوں کی تعداد اسی 80 تک ہے۔ ان صحابہ کے نام جو قرأت کو منع کرتے تھے۔
 13. کانوا ینہون عن القراءة خلف الامام
 5. جو قرأت کرے اسکے منہ میں مٹی بھر دو۔
 13. ملی فواہ تراہا۔
 6. بیہقی کی حدیث کا جواب
 13. قوله قراءة الامام قراءة له۔
 7. حدیث مسلم اور ابوداؤد کا جواب
 14. من صلی صلاة لم یقرأ فیہا بام القرآن فہی خداج کا جواب
 8. فاقرأ اما تیسر پر اعتراض اور اس کا جواب
 14. قوله تعالیٰ فاقرأوا اما تیسر.....

9. حدیث ابوداؤد کا جواب
 روی ابو داؤد امر النبی ﷺ ان انا دی انه لا صلوة الا
 بقراءة فاتحه الكتاب
 10. امام عینی کا آخری فیصلہ
 وهذه الحديث كلها لا تدل على فرضية قراءة الفاتحة
 11. حدیث ابوداؤد کا دوسرا جواب
 فی حدیث ابوداؤد المذكور امره
 12. لاصلاة کا معنی۔
 قال سفيان لمن يصلي وحده
 13. ابوداؤد کی حدیث کا جواب
 هذا لا يدل على الوجوب.
 14. امام عینی کا شافیہ پر جواب ساکت
 انما جعل الامام ليوتم به.
 15. ابن عجلان پر اعتراضات اور اسکے جواب
 انما هي من تخاليف ابن عجلان
 16. امام مسلم کا فرمانا حدیث عدم قراۃ صحیح ہے۔
 قال هو عندي صحيح
 17. فاتحہ فرض نہیں ہے۔
 ثم اقراء ما تيسر معك من القرآن
 18. بارہ ہزار جنات کا حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دینا۔
 كانوا اثني عشر الفا.
 19. جن کب پیدا کیے گئے۔

38. فی ابتداء خلق الجن
 20. سورتوں اور آیات کی ترتیب تو فیقی ہے۔
 41. ترتیب السور من ترتیب النبی ﷺ او من اجتہاد المسلمين
 21. گیارہ رکعت والی حدیث سے مراد تہجد ہے۔
 45. وفيه دليل ان صلاة من الليل....
 22. آمین قراءۃ میں داخل نہیں ہے۔
 48. ان آمین ليس من القرآن
 23. قراءۃ خلف الامام نہیں ہے۔
 49. اذا امن الاعام فامنوا فانه من وافق تامينه الملائكة غفر له
 24. دور سے متناحق ہے۔
 47. اهل السماء امين نحفر له ما تقدم من ذنبه
 25. آیت آمین کہنے کے دلائل۔
 53-50. وهو قول ابي حنيفة والكوفيين واحدا قولی مالک
 26. فاتحہ فرض نہیں ہے۔
 54. انه انتهى الى النبي ﷺ
 27. حضرت عبداللہ بن مسعود کی فضیلت
 64. ابن مسعود اسلم قديماً وهو صاحب نعل رسول الله ﷺ
 28. فاتحہ فرض نہیں ہے۔
 68. ثم اقرآ ما تيسر معك من القرآن
 29. دعاء قنوت و ترویل کے علاوہ جو آئی ہے وہ منسوخ ہے۔
 73. وقال الترمذی وقال احمد واسحاق لا يقنت في الفجر
 30. ملائکہ کی نمازوں میں حاضری حق ہے

74. رایت بضعة وثلاثین ملگًا۔
31. ذکر بالجمہ جائز ہے۔
76. وفيہ دلیل علی جواز رفع الصوت بالذكر۔
32. مجہدے میں گھٹنے پہلے ہاتھ بعد میں۔
78. وضع الركبتين قبل الیدين اولی۔
33. میرے حضور ﷺ کا پل صراط سے سب سے پہلے گزرنا اپنی امت کے ساتھ
82. فاکون اول من یجوز من الرسل بامته
34. حضور ﷺ کا قیامت کو رب سلم اتی فرمانا۔
82. اللهم سلم سلم
35. حضور ﷺ کے علوم غیبیہ
82. فیخبر جونہم ویعرفو لهم بأثار السجود
36. آخری جنتی جسکو گیارہ دنیا برابر جنت ملگی۔
82. وهو آخر اهل النار دخولاً الجنة۔
37. بروز قیامت رویت باری تعالیٰ حق ہے معتزلہ کے دلائل مع جوابات یہ اہل سنت کا اجماعی مسئلہ ہے۔
88. ان الله تعالى یصح ان یری بمغی انه ینکشف لعباده۔
38. مجہدہ سات اعضاء ہوتا ہے جبکہ باہی تقبیل رجل وید اور قبر کے چومنے کو بھی مجہد کہتے ہیں
- 91,89. ان یسجد علی سبعة اعضاء
39. مجہدہ ٹھنڈ پشانی پر اور ناک نہ لگانے پر حکم
90. واختلفوا فی السجود علی الالف
40. نماز میں بیٹھنے کی کیفیت

102. وقد اختلفوا فی صفة الجلوس فی الصلاة
41. تشہد میں بیٹھنے کی کیفیت
105. ان هيئة الجلوس فی الصلاة
42. مجہدہ ہو کیسے کرے؟
108. ان التشهد الاول
43. حاضر و ناظر کا فیصلہ اور اسلام علیک اے محمد النبی کا ذکر
111. ویحتمل ان یقال علی طريقة اهل العرفان
44. تشہد عبد اللہ بن مسعودؓ
111. عن ابن مسعود علمنی رسول الله التشهد
45. تشہد عباسؓ
113. واما حديث ابن عباس
46. تشہد عبد اللہ بن عمرؓ
113. واما حديث عبد الله بن عمر
47. تشہد عبد اللہ بن زبیرؓ
113. واما حديث عبد الله بن زبیر
48. تشہد جابر بن عبد اللہؓ
114. واما حديث جابر بن عبد الله
49. تشہد سیدنا امیر معاویہؓ
114. واما حديث معاوية
50. تشہد سمرہ بن جندبؓ
114. واما حديث سمره بن جندب
51. تشہد حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی ترجیح کی جو بات (تین و جوابات)

- 114 فی ترجیح تشہد ابن مسعودؓ
52. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام مسیح کیوں؟
116 انما سمي مسيحا لانه يمسح بيده الابروي
53. بخشش محض فضل و رحمت کے طور پر ہے
119 وفيه الاعتراف بان الله سبحانه هو المتفضل المعطى
54. ایصال ثواب حق ہے
120 السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين
55. ذکر بالجہر بعد الصلوٰۃ سنت ہے
125 ان رفع الصوت بالذکر حين ينصرف الناس من المكتوبة
56. حضور ﷺ کی صحبت کا مقابلہ کوئی ایسی نہیں کر سکتی
129 ان ادراك صحبة رسول الله لحظۃ تغیر لا یواز یھما عمل
57. غنی شاکر اور فقیر صابر میں کون افضل ہے۔
131 فی التفضیل بین الغنی الشاکر و الفقیر الصابر
58. ذکر بالجہر بعد الصلاۃ۔
134 فيه استحباب هذا للذكر عقیب الصلوات
59. صحابہ کرامؓ کا اللہ و رسول اللہ کا علم کہنا۔
134 قالوا الله ورسوله اعلم
60. امام کا فرض پڑھ کر جگہ تبدیل کر لے۔
139 ان الجمھور علی ان الامام لا يتطوع فی مكانه
61. قبر پر دوبارہ جنازہ کرنا۔
152 فہ جواز الصلاۃ علی القبر
62. جمعۃ المبارک میں غسل کا حکم

- 153 بو جوب غسل الجمعة
63. عورتوں کا نمازوں میں حاضر ہونے کا حکم
154 فی خروج النساء الی المساجد
64. زمانے کے بدلنے سے لے کر احکام بدل جاتے ہیں۔
158, 156 لا یمافی هذا الزمان لن یوع الفساد فی اہلہ
65. جمعہ کی فرضیت کے دلائل۔
162 ثم فرضیۃ الجمعة بالکتاب و السنة و الا جماع
66. ملائکہ کی جمعہ شریف میں حاضری حتی کہ جبریلؑ کا بھی حاضر ہونا ثابت ہے۔ اس سے حضورؐ کے حاضر ناظر کا ثبوت بھی ملتا ہے۔
171, 170 فاذا خرج الامام حضرت الملائکہ . یستمعون الذکر
67. مردوں کیلئے ریشم کا پہنتا۔
179 اختلف الناس فی لباس الحریر
68. جمعہ گاؤں میں نہیں ہے۔ شہر کی تعریف۔
187 ان الجمعة تقام فی القرية
69. حنفیہ کے دلائل گاؤں میں جمعہ نہیں ہے۔ امام نووی کا اعتراض اور اس کا جواب۔
188 قال النووی حلیث علی ضعیف متفق علی ضعفہ الجواب عن الاول
70. جمعہ کیلئے سلطان کا ہونا شرط ہے۔
191 السنة بان الذی یقیم الجمعة السلطان
71. شہر کی تعریف
194 مالقرية الجماعة قال ذات الجماعة والا میر
72. حضرت انسؓ جمعہ کی بجائے ظہر پڑھتے تھے۔

- وكان انس في قصره احبانا. 197
73. گاؤں والوں پر جمعہ نہیں ہے۔
- كان الناس ينتابون يوم الجمعة. 199, 198, 197
74. جمعہ کا وقت کون سا ہے۔
- ان وقت الجمعة بعد زوال الشمس 201
75. حی الصلاۃ پر کھڑے ہونا
- لاتقوا مواحتی ترونی وعلیکم السکینۃ 206
76. بدعت حسنہ کا اجراء۔ سیدنا عثمان ذوالنورین کا دوسری اذان جمعہ شروع کروانا۔ فلما كان عثمان وکثر الناس زاد النداء. 210
77. خطبہ کی اذان مسجد سے باہر دینا سنت ہے۔
- كان يؤذن بين يدي رسول الله ﷺ 210
78. بدعت حسنہ کا جواز
- الاذان الاول يوم الجمعة بدعة حسنة 211
79. بدعت حسنہ جاری کرنا سنت صحابہ ہے۔
- اما الاذان الاول فنحن ابتدعناه لكثرة المسلمين 211
80. صحابہ کرام کا بدعت حسنہ کو پسند فرمانا۔
- ولكن ثالث باعتبار شرعية باجتهاد عثمان و موافقة سائر الصحابة له بالسكوت. 211
81. حضور ﷺ کے منبر شریف کا تذکرہ۔
- كان النبي ﷺ يصلي الى جذع. 215
82. ہرنی شے پر نفل پڑنا سنت ہے۔
- وفيه استحبات الافتتاح بالصلاة في كل شئ جديدا

- اما شكرا واما تبركا. 216
83. حضور ﷺ کا علم کل۔
- ما من شئ لم اكن اريته 222
84. قبر کا سوال جواب حق ہے۔
- اذا قبر الميت 223
85. دور سے سننا حق ہے۔
- ان المومن اذا وضع في قبره. 224
86. عمل صالح کا خوبصورت شکل بکر قبر میں میت کو بشارت دینا۔
- وفيه يمثل له عمله في هيئة رجل حسن الوجه. 224
87. حضور کا علم ما کیوں ہوتا۔
- فان هذا الحي من الانصار يقلون ويكثر الناس 227
88. حضور ﷺ کو مافی الغد کا علم حاصل ہوتا۔
- وفيه الاخبار بالغيب لان انصار قلوا وكثر الناس. 228
89. ملائکہ کا جمعہ کے وقت حاضر ہونا حق ہے۔
- وقفت الملائكة على باب المسجد. 229
90. خطبہ کے وقت نماز کلام سب یکجہ منع ہے۔
- اذا اخرج للخطبة. 230, 234
91. حدیث سلیم کے جوابات
- المصلاک حن زاک من ثلاثة اوجه. 232
92. خطبہ کے وقت تحیہ المسجد کے نفل ساقط ہو جاتے ہیں۔
- ان الداخل والامام في الصلاة تسقط عنه التحية. 234
93. حضور ﷺ سے مشکلات میں مدد مانگنا حق ہے۔

- قام اعرابی فقال يا رسول الله هلک المال . 237
94. وقت خطبة کلام حرام ہونے پر احادیث مبارکہ
- اذا قلت لصاحبک الفت يوم الجمعة . 240
95. جمعہ شریف کے فضائل اور ساری مقبولہ ۔
- فقال فيه ساعة لا يوافقها . 241
96. الساعۃ المبارکۃ فی الجمعة ۔
- الاحادیث الواردة فی تعیین الساعۃ المذکورة . 242
97. امام یحییٰ کا کلام کہ ساعت میں کتنے اقوال ہیں اس پر چالیس اقوال ہیں
- الکلام هنا فی بیان الساعۃ المذکورة . 242
98. جمعہ شریف کے بعد چھ سنتیں پڑھنا ۔
- من کان منکم مصلیا بعد الجمعة . 249
99. جمعہ المبارک کے بعد کتنی رکعت پڑھے ۔
- اختلف العلماء فی الصلاة بعد الجمعة . 250
100. صلاة خوف کب فرض ہوئی ۔
- واختلف اهل السير فی ای سنة . 255
101. صلاة چھ طرح منقول ہے ۔
- صلاة الخوف عن النبی وجوه كثيرة مذکور منها سنة اوجه . 256
102. ان مقام کا بیان جہاں حضور نے صلاة خوف پڑھی ۔
- تلك المواطن . 257
103. اجتہاد کی دلیل اول ۔ مجتہد خطا کر جائے تب بھی ثواب پائے گا ۔
- لا یصلین احد العصر الا فی بنی قریظہ . 263
104. اغزاب کی وجہ تسمیہ

- وسمیت بالاخراب . 264
105. اجتہاد کی دلیل
- فقیہ دلیل لمن یقول بالمفهوم . 265
106. منرا میر کے سماع غنا کا مسئلہ اور اس کا بیان ۔
- عند النبی ﷺ الاول الکلام فی الغناء . 268, 271
107. عیدیں
- عن النبی قدم النبی المدينة . 270
108. عیدوں میں خوشی منانا شعائر اسلام میں سے ہے ۔
- ان اظهار سرور فی الاعیادین شعائر الدین . 271
109. نماز عید سنت ہے یا واجب
- ان صلاة العید سنة . 273
110. عید گاہ میں منبر سب سے پہلے کس نے بنایا ۔
- وقد اختلف فی اول من فعل ذالک . 280
111. الصلاة جامعة کہنا عید وغیرہ میں جائز ہے ۔
- 282 الصلاة جامعة بنصب الاول .
112. زمانے برکت والے ہوتے ہیں ۔ زمانات متبرکہ
- وفیه تفصیل بعض الازمنة . 290
- مکانات بھی برکت والے ہوتے ہیں ۔ مکانات متبرکہ
- انه قال ما العمل فی ایام العشر افضل من العمل فی هذه . 291
113. تکبیر تشریف کا مسئلہ اور اس کا بیان ۔
- وجوبه علی الاختلاف فی ایام التشریف . 293
114. زمانے برکت والے ہوتے ہیں

عمدة القاری

جلد نمبر 20

- 294 يدعون بدعائهم يزجون بركة ذالك اليوم .
 115 صدقہ کرنے سے عذاب دور ہوتا ہے۔
 301 ان الصدقة من دوافع العذاب .
 116 ادب رسالت آب ﷺ جب بھی اسم مبارک لیں تو بائی کہیں۔
 302 قالت نعم بایی .
 117 عورتوں کا عید گاہ میں عید پڑھنے کیلے جانا۔
 زمانے کے بدلنے سے احکام بدل جاتے ہیں۔
 303 فی هذا الزمان لا یفتی به لظهور الفساد .

صفحہ

نمبر شمار

1. خوش کوثر پر ایمان لانا فرض ہے۔
2. احادیث الحوض صحیحۃ والا ایمان بہ فرض۔ 3
3. کوثر سے کیا مراد ہے حضور ﷺ۔ باری خدا اُن کے مالک ہیں۔
4. الخیر کہہ نور و حسنہ غیبۃ 3
5. مومن کوثر کے نور سے سمان کے ماروں سے برتر ہیں۔
6. آئینہ جعدہ المحرم 3
7. کوثر سے کیا مراد ہے
8. ہوا الخیر الذی اعطاء الہ ایاہ۔ 4
9. حضور ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس کو علوم قرآن عطا فرمائے۔
10. اللہم فضہ فی الدین و علمہ التاویل۔ 5
11. ام جمیل کا راستے میں کانٹے بچھانا اور ان کا ریشم بن جانا۔
12. کانت تنشر العدان علی طریق رسول اللہ ﷺ فیطوہ کما یطوہ 8
13. احدکم الحریر۔
14. علم اولیاء۔ 7
15. علم الاولیاء ان سیدنا رسول اللہ قال ان اللہ تعالیٰ لم یزل وحیا
16. قط الا بالعربیۃ۔ 14

8. بدعت حسنہ کا اجراء شیخین کریمین نے کیا۔
9. کیف تفعل شیقا لم یفعله رسول اللہ ﷺ۔
10. حضرت عثمان نے کتنے مصاحف ملکوں میں بھیجے۔
11. واختلف فی عدد المصاحف الی ارسل بها۔ 18
12. اہل تشیع کا اعتراض کہ قرآن جلادے گئے اور انکا جواب
13. کیف جاز احراق القرآن 18
14. پرانے قرآنوں کو زمین میں دفن کرنا چاہیے۔
15. ان المصحف اذا بلی بحب لا ینتفع بہ یدفن فی مکان
16. طاهر بعید عن وطاء الناس 19
17. حضور ﷺ کو واقعہ کک کا علم تھا اس لیے کہ آپ ﷺ ہر سال قرآن مجید کا
18. دورہ فرماتے تھے اس میں سورۃ نور بھی تلاوت ہوتی تھی۔
19. انه عارضنی العام مرتین ولا اراہ الا حضرا جلی۔ 24, 23
20. حالت نماز میں حضور ﷺ کو جواب دینا فرض ہے۔
21. کنت اصلی فرعانی النبی ﷺ فلم احبہ۔ 29
22. تعویذ دم کرنا جائز ہے اور اس پر اجرت لینا بھی جائز ہے۔
23. ان نفرنا غیب فهل منکم راق فقام معہا رجل ما کنا تا بہ
24. برقیۃ فرقاہ فبراء۔ 24
25. حضور ﷺ کو علم غیب حاصل ہے۔
26. وکلنی رسول اللہ ﷺ بحفظ زکاة رمضان۔ 30

16. سیکھ کر کیا ہے اس پر چند اقوال۔
 31. واختلف اهل التأويل في تفسير المبينة۔
 17. تلاوت قرآن مجید کے وقت ملائکہ کا نازل ہونا۔
 35. تلك الملائكة دنت لصوتك
 18. امام بخاری نے اہل تشیعہ کا رد کیا۔
 36. قد ترجم لهذا الباب للرد على الروافض
 19. محمد بن حنفیہ کی والدہ حنفیہ کو حضرت ابو بکر نے حضرت علی کا عطا فرماتا
 خلافت صدیق اکبر پر دلیل۔
 37. فيه نكتة لطيفة من البخاري حيث استدلل على الروافض
 20. حضور ﷺ کو قیامت کا علم ہے۔
 انما اجلكم في اجل من خلائم الاحم كصابين صلاة العصور
 38. مغرب الشمس س
 21. تغن بالقرآن کا معنی۔
 واختلفوا في معنى التغنى فمن الشافعي تحسين
 الصوت بالقرآن
 22. حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز کا ذکر
 40. كان لدأود عليه والسلام معرفة يتغنى عليها۔
 23. امام کے پیچھے قرأت کی ممانعت
 فاذا قرأناه فاتبع قرأه فاذا انزلناه فاستمع 60.56.54

24. اہل خوارج کی علامات
 61. باتی في آخر الزمان قوم حدثاء الانسان
 25. نکاح افضل ہے یا عبادت۔
 66. النخیر بین النکاح والتسرى
 26. حضور ﷺ تمام امور دنیاوی جانتے ہیں۔
 66. صاحب الشرع ﷺ اعلم بثلث المقادير والمصالح
 27. نکاح متعہ منسوخ ہے۔
 73. ثم رخص لنا ان تنكح المرأة بالثوب
 28. حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ کی منگنی رب نے طے فرمائی۔
 75. ان الملک الذی جاء الى النبی ﷺ بصور تھا۔
 29. سیدہ کا نکاح غیر سید سے جائز ہے۔
 76. اختلف العلماء في الاكفاء منهم
 30. میلاد شریف کی دلیل اول۔ ابواب والاقتصاد۔
 95. ان الکافره یخفف عنه عذاب بسبب حسناته۔
 31. حدیث اقل اور وما احمد الا الله کا معنی۔
 109. وما احمد الا الله والاضافة الهوى الى النبی ﷺ
 32. محرم کے نکاح کا مسئلہ اور اسکی تفصیل۔
 ان النبی ﷺ تزوج میمونة وهو محرم۔ 110

33. عورت کو قتل از نکاح دیکھنا کیسا ہے۔
119. فی بیان جواز النظر الى المرأة قبل ان يتزوجها۔
34. ضرب الدف فی النکاح جائز ہے۔
- 136, 135. ان ضرب الدف یشرع فی النکاح عند العقد۔
35. حق مہر کی مقدار کتنی ہو۔
137. قد اختلف العلماء فی اکثر الصداق و اقلہ۔
36. حضرت فاروق اعظم کا نکاح حضرت ام کلثوم بنت علی سے ہوا۔
137. ان عمر الصداق ام کلثوم ابنة علی بن ابی طالب اربعین الفا۔
37. بغیر حق مہر کے نکاح جائز نہیں اور اسکے خلاف روایات کے جوابات۔
139. اجمع علماء المسلمین علی انه لا يجوز لاحد۔
38. صحابہ کرام کا شادیوں میں زعفرانی کپڑے پہننا۔
143. ان الصحابة كانوا يخلقون ولا يرون به بأسا۔
2. ولیمہ کرنا کیسا ہے۔
144. ان الوليمة فی العرس سنة مشروعية۔
4. شادیوں میں گانا بجانا جائز ہے۔
149. اتفق العلماء علی جواز اللہوفی ولیمۃ النکاح کضرب الدف۔
4. اتوب الی اللہ الی رسولہ کہنا جائز ہے۔
163. بارسہ ل اللہ! اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذبت۔

42. حضور ﷺ نور ہیں۔
167. لما كان اليوم الذي دخل فيه رسول الله المدينة اخفاء نهبا كاشفا۔
43. شاہد کا معنی حاضر ہے۔
184. لا تصوم المرأة وبعها شاهد الا باذنه۔
44. يا امية محمد ﷺ۔
206. يا امية محمد ما احد اغير من الله ان يرى عبده۔
45. الفاطمة بضعة مني كاشان نزول۔
- 212, 211. فانما هي بضعة مني يمني ما ارا بها۔
46. حضور ﷺ کے خصائص مبارک کہ جس عورت سے چاہیں بلا اذن عورت اور بلا اذن ولی نکاح کر سکتے ہیں۔
230. ان يزوج من نفسه بلا اذن المرأة ووليها۔
47. صحابہ کرام کے اجتماع سے نفث منسوخ ہو جاتی ہے۔
233. كيف يكون النسخ بعد النبي ﷺ۔
48. مسئلہ حلالہ کی تحقیق۔
236. ويحصل به التحليل للزوج الاول۔
49. صحابہ کرام اور صحابیات کا عقیدہ مبارک۔
237. فاختارنا الله ورسوله فلم يعد ذلك علينا شيئا۔
50. تین دفعہ طلاق دینے سے ایک ہوگی یا تین۔
233. الطلاق ثلاث دفعة واحدة۔

اہل سنت وجماعت کے تبلیغی اشتہارات

ہمارے لیے اللہ و رسول ﷺ کافی ہیں۔

نماز کے 16 مسائل مع مختصر دلائل

قرآن کے خلاف ایک سازش کا انکشاف

اہل حدیث (وہابیوں) کی پراسرار واردات

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله صدیوں سے اولیاء اللہ کا وظیفہ

تراویح بیس رکعت سنت ہے۔

مسئلہ طلاق اور پھر رجوع یا بدکاری۔

غائبانہ نماز جنازہ ناجائز ہے۔

اہل سنت وجماعت کون؟

جشن دیوبند جائز، عید میلاد النبی ﷺ ناجائز کیوں؟

سنی رضوی جامع مسجد: پاک ناولوں نزد پل بندیاں والا چوٹی امر سدھوال ہور

Ph#0300-4409470, 5812670

جامع مسجد جمال مصطفیٰ:

5813295

چراغ پارک اسماعیل نگر چوٹی امر سدھوال فیروز پور راولا ہور

51. لعن المحلل والمحلل لہ کا جواب۔

236 لعن رسول اللہ ﷺ المحلل والمحلل لہ۔

52. ازواج مطہرات کا جیلہ کیونکر جائز ہے۔

244 کیف جائز علی ازواج رسول اللہ ﷺ الاحتیال۔

53. حضور ﷺ مختار کل ہیں۔

269 استغفروا تو اجر و اوقفی اللہ علی لسان نبیہ ماشاء۔

54. اسقاط کا مسئلہ حق ہے۔

269 ہو لہا صدقہ ولنا ہدیہ۔

55. عیسائی عورتوں سے نکاح کا مسئلہ۔

270 ان اللہ حرم المشرکات علی المؤمنین۔

56. مفقود الخیر کا حکم کیا ہے۔

279 اختلف العلماء فی حکم المفقود۔

57. حدیث عسینہ

40, 37, 235

58. طلاق بطور تحریر کا مسئلہ۔

256 اذا كتب الطلاق امراته فی کتاب۔

ڈاکٹر محمود احمد ساقی کی تصانیف

1. حاضر و ناظر رسول ﷺ ☆
2. اقبال کے مذہبی عقائد ☆
3. اقبال اور موجودہ فرقہ واریت کا حل ☆
4. رسول کریم ﷺ کی نماز ☆
5. قبر کے اندھیرے، دعاؤں کی روشنی ☆
6. امام اعظم ابوحنیفہ ☆
7. امام بخاری، حیات و خدمات ☆
8. تاریخی مناظرے ☆
9. ایمان والدین مصطفیٰ ﷺ ☆
10. مقالات حضرت شیر اہل سنت ☆
11. اعلیٰ حضرت کے نئے اور پرانے مخالفین ☆
12. غوث اعظم اور اعلیٰ حضرت کے نئے مخالفین ☆
13. پیر کرم شاہ کی کرم مائیاں ☆
14. حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا ☆ (حدیث عدم غل کی مادر ترین تحقیق)

ملنے کا پتہ: مکتبہ نوریہ رضویہ، بخش روڈ لاہور

سنی رضوی جامع مسجد، پاک ٹاؤن نزد پٹیا ہندیاں والا چوکی امر سدا ہولاہور

Ph#0300-4409470,5812670

جامع مسجد بلال رضوی:

5813295

چراغ پاک اسٹائل ٹریڈنگی امر سدا فیروز پور روڈ لاہور